REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

جلد ۲۵ — شمارہ ۳

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۲؍صلح (جنوری) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب کرام اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں فرماتے رہیں۔

★ — غیر ملکی مہمانوں کے ذریعہ یہ اطلاع ملی ہے کہ سیّدہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بہت کمزور ہو چکی ہے۔ محترمہ موصوفہ کی کامل صحت اور درازیٔ عمر کے لئے احباب جماعت دُعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر تا دیر سلامت رکھے۔ آمین۔

قادیان ۱۲؍صلح (جنوری) حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان ۱۲؍صلح۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع بچگان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ البتہ محترمہ بیگم صاحبہ کو ریڑھ کی ہڈی میں عرصہ سے تکلیف چل رہی ہے۔ اس سلسلہ میں مورخہ ۷؍۱ کو امرتسر طبّی معائنہ کیلئے گئے۔ ڈاکٹروں نے فوری اپریشن کا مشورہ دیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

★ — صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب سلمہ اللہ بتاریخ ۵؍جنوری پٹنہ بغرض تعلیم روانہ ہوئے۔

۱۲؍محرم الحرام ۱۳۹۶ھ — ۱۵؍صلح ۱۳۵۵ ہش — ۱۵؍جنوری ۱۹۷۶ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیدا کردہ رُوحانی انقلاب کے شیریں ثمرات

ایک جرمن نو مسلم احمدی کا ربوہ و قادیان کا للّٰہی سفر اور اُن کے ایمان افروز تاثرات

"مَیں جہاں جاتا ہوں اکیلا نہیں بلکہ میرا خدا میرے ساتھ ہوتا ہے"

قادیان ۸؍جنوری۔ سر پر پگڑی باندھے، شیروانی اور شلوار میں ملبوس، خوبصورت ڈاڑھی والا ایک نُورانی صُورت انسان کل تیسرے پہر یہاں وارد ہُوا۔ یہ ہیں ہمارے نو مُسلم احمدی بھائی محترم ہدایت اللہ صاحب ہبش آف جرمن۔ آج سے پانچ سال قبل یہ ہپّیوں کے لیڈر تھے۔ ۱۹۷۰ء میں احمدیت قبول کرکے اسلام میں داخل ہوئے۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غُلامی اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی قوتِ احیاء کے طفیل رُوحانیت کے میدان میں بہتوں سے آگے نِکل گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:-

"مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مرگئے۔ مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پئے گا جو مجھے دیا گیا ہے، وہ ہرگز نہیں مرے گا۔"

(ازالہ اوہام جلد اول صفحہ ۲)

اس عظیم روحانی انقلاب کا ایک دفعہ پھر ہم نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔ آج بعد نمازِ عشاء مسجد مبارک میں موصوف نے انگریزی زبان میں ربوہ و قادیان کے سفر کے پاکیزہ تاثرات اور ایمان افروز کوائف سُنائے، جس کا محترم ڈاکٹر میاں محمد طاہر صاحب آف امریکہ ساتھ ساتھ ترجمہ کرتے گئے۔

اسی طرح دُوسرے دن یعنی مورخہ ۸؍جنوری کو بھی بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں محترم ہدایت اللہ صاحب آف جرمنی نے اپنے قبولِ احمدیت کی ایمان افروز داستان سُنائی جس کا اُردو ترجمہ مکرم بی۔ ایم۔ داؤد احمد صاحب مُشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ ساتھ ساتھ کرتے گئے۔

یہ تاثرات اور ایمان افروز کوائف یقیناً قارئین کی بھی دلچسپی اور ایمانی بشاشت کا موجب بنیں گے۔

محترم ہدایت اللہ صاحب آف جرمنی نے فرمایا:-

ربوہ کی طرف میرا یہ سفر ایک رُوحانی سفر تھا۔ نہ صرف جسمانی طور پر بلکہ دل کی گہرائیوں سے مَیں یہ سفر طے کر رہا تھا۔ ۱۹۷۲ء کے جلسہ سالانہ میں بھی مَیں ربوہ گیا، اُس موقعہ پر مَیں نے ایک نظم لکھی تھی جس کے ابتداء میں مَیں نے کہا کہ زندگی یہی نہیں کہ صرف کھایا پیا اور بس، بلکہ خدا کی عبادت اور بندگی زندگی کا اصل مقصد ہے۔ اور رُوحانیت عبادت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔

مَیں ہمیشہ یہ محسوس کرتا ہوں کہ جہاں جاتا ہُوں اکیلا نہیں بلکہ میرا خدا میرے ساتھ ہوتا ہے۔ اگرچہ ربوہ اور قادیان مَیں نے پہلے نہیں دیکھے تھے لیکن ایسا معلوم ہُوا کہ گویا یہ میرے دیکھے بھالے ہیں۔ اور جیسے مَیں اپنوں ہی میں ہُوں۔ جلسہ سالانہ کا خاص مقصد یہ ہے کہ انسان خدا کی طرف جُھکے۔ اور عبادت کے ذریعہ اپنی رُوحانیت کی ترقی کے سامان کرے۔ جب میں ۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ سے واپس لوٹا تو اپنے اندر ایک پاک تبدیلی محسوس کر رہا تھا۔ ۱۹۷۴ء کے جلسہ سالانہ میں بعض مشکلات کی وجہ سے شریک نہیں ہو سکا۔ لیکن اس غیر حاضری کے بعد یہ خواہش بڑھتی رہی کہ مَیں دوبارہ ربوہ جاؤں۔ چنانچہ ۱۹۷۵ء کے جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے کی خدا تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ اس سے چند دن قبل مَیں نے خواب دیکھا کہ رُوحانی طور پر میں عیسائیوں سے لڑ رہا ہوں اور بالآخر مَیں نے صلیب کو توڑ دیا ہے۔ اس کے بعد ایک جھنڈا دیکھا جس پر دُوسرا جلسہ سالانہ لکھا تھا۔ جلسہ جوں جوں قریب آرہا تھا، مَیں یہ محسوس کر رہا تھا کہ مَیں ضرور ربوہ پہنچوں گا۔

اِس مرتبہ جلسہ سالانہ میں شرکت کرنا میرے لئے ایک معجزہ سے کم نہ تھا۔ میرے ساتھ ایک غیر مسلم دوست بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔ انہوں نے میری ایک کتاب جس میں مَیں نے ۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ کے تاثرات لکھے تھے پڑھی اور میرے ساتھ چلنے پر رضامند ہو گئے۔ مَیں نے انہیں فون پر کہا کہ لندن آکر مجھ سے ملو تاکہ ہم یہاں سے اکٹھے چلیں۔ بعد ازاں اُنہوں نے یورپ کی ایک بندرگاہ سے فون کیا کہ مَیں آپ تک پہنچنا چاہتا ہُوں۔ لیکن رودبارِ انگلستان کو عُبور کرنے والی کشتی نکل چکی ہے۔ اس بندرگاہ سے ایئرپورٹ تک کا فاصلہ ۱۰۰ میل ہے۔ اور صبح سویرے ہم نے پرواز کرنا تھا۔ مَیں نے مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لندن سے فون پر مشورہ کیا۔ انہوں نے بتایا کہ اتنے عرصہ میں ان کا ایئرپورٹ پر پہنچنا مشکل ہے۔ پھر ٹریول ایجنٹ سے رابطہ قائم کیا گیا۔ انہوں نے بھی یہ کہا کہ وہاں سے ایئرپورٹ تک وقت پر پہنچنا ممکن ہی نہیں۔ البتہ ٹیکسی سے کوشش کی جائے۔ چنانچہ مَیں نے اُنہیں فون پر بتایا کہ ٹیکسی کی کوشش کرو۔ لیکن معلوم ہُوا کہ ساحل پر کوئی ٹیکسی نہیں مل سکتی۔ پھر مَیں نے مشورہ دیا کہ فون کے ذریعہ ٹیکسی باہر سے منگواؤ۔ اس کے ساتھ ساتھ مَیں نے انہیں دو دُعائیں بتائیں ایک دُعا تو وہ تھی جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ کار کے خراب ہو جانے پر پڑھی تھی۔ اور کار معجزانہ طور پر ٹھیک ہو گئی۔ (یعنی بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ) اس کے بعد حضور نے ایک سو میل کا سفر طے کیا۔ مکینک نے کار کا معائنہ کرکے بتایا کہ اس کار کے ذریعہ سفر ممکن ہی نہ تھا۔ اسی طرح ایک اَور دُعا انہیں بتائی اور کہا کہ مَیں خود بھی دُعا کروں گا۔ چنانچہ اس کے بعد مَیں نے نفل شروع کئے اور سجدے میں خدا کے حضور دُعا کی کہ اَے خُدا مَیں تیرے مسیح کا ماننے والا ہوں۔ اور تیرے مسیح نے ہمیں بتایا ہے کہ دُعا ناممکن کو ممکن میں بدل دیتی ہے۔ پس، اس بظاہر ناممکن امر کو ممکن بنا دے اِس طرح ڈیڑھ گھنٹہ تک دُعاؤں میں مصروف رہا۔ پھر سو گیا۔

صبح سویرے جب ہم ایئرپورٹ پر پہنچے تو سب سے پہلا آدمی جو وہاں پہنچا وہ وہی تھا جس کا پہنچنا بظاہر ناممکن تھا۔ اس وقت کُہر چھائی ہوئی تھی۔ اور دُھند کی وجہ سے جہاز کے پرواز کی اُمید نہیں تھی۔ (آگے ملاحظہ ہو صفحہ ۶ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۵ صلح ۱۳۵۵ ہش

چند حقیقت افروز احوال و کوائف

سماجی اور مذہبی نقطۂ نظر سے ماہِ دسمبر ۱۹۷۵ء کے اواخر میں دو عظیم اجتماع ہوئے۔ ایک تو ہمارے اپنے ملک کے دارالسلطنت دہلی میں آریہ سماج کی صد سالہ تقریب کے سلسلہ میں مورخہ ۲۴ دسمبر تا ۲۸ دسمبر کو اور دوسرا ہمسایہ ملک پاکستان میں احمدیہ جماعت کے دوسرے مرکز ربوہ میں جماعت کے سالانہ جلسہ کی صورت میں بتاریخ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۵ء۔

دہلی میں آریہ سماج کی طرف سے جو پانچ روزہ اجتماع ہوا اس کی تفصیلی رپورٹ اخبار پرتاپ میں سات قسطوں میں شری ویریندر ایڈیٹر اخبار پرتاپ جالندھر کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ اس رپورٹ سے چند احوال و کوائف قارئینِ بدر کی دلچسپی کے لئے پیش ہیں۔ شائع شدہ رپورٹ کے مطابق مورخہ ۲۵ دسمبر کو دہلی میں ایک بہت بڑا جلوس نکلا۔ جبکہ اگلے روز ۲۶ دسمبر کو صد سالہ تقریب کے سلسلہ میں جو اجتماع ہوا اس میں دو لاکھ کی حاضری ہوگی۔ ویریندر جی نے اپنے مضمون میں دہلی سے شائع ہونے والے جینی فرقہ کے ہندی روزنامہ "نوبھارت" کے ایک ایڈیٹوریل کا حوالہ نقل کیا کہ

"آریہ سماج شتابدی سمارہ کے موقعہ پر دہلی میں جو شاندار جلوس نکلا اس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی جب یہ گرجا گھر کے سامنے سے نکلا تو عیسائیوں نے اس کا سواگت کیا۔ جب یہ گوردواروں کے سامنے سے گزرا تو سکھوں نے "ست سری اکال" کا نعرہ لگا کر اس کا ابھینندن کیا۔ جب یہ جین مندر کے پاس پہنچا تو جینیوں نے پریم پوروک اس کی اگوانی کی۔ اور جب جلوس جامع مسجد پہنچا تو مسلمانوں کے دھارمک نیتاؤں نے خاص کر سید عبداللہ بخاری نے آریہ نیتاؤں کو پھولوں کے ہاروں سے لاد دیا۔"

(پرتاپ جالندھر ۲/۱ ۳ ص ۳)

(۲) ۲۶ دسمبر کے اجتماع کے بارہ میں قسط ۵ میں موصوف لکھتے ہیں:-

"میری رائے میں شتابدی کے موقعہ پر جتنے بھی سمیلن ہوئے انتر راشٹریہ آریہ مہا سمیلن سب سے ضروری اور سب سے بڑا تھا۔ جتنی بھیڑ اس سمیلن میں تھی کسی دوسرے سمیلن میں نہ ہوئی ہوگی۔ اور عام لوگوں کے اندازہ کے مطابق کم سے کم دو لاکھ لوگ اس وقت پنڈال میں موجود ہوں گے۔ اس کی کئی وجوہات تھیں۔ سب سے بڑی یہ کہ یہ سمیلن ۲۶ دسمبر کو ہوا تھا۔ ۲۵ دسمبر کے جلوس کے لئے دیش کے کونہ کونہ اور دوسرے دیشوں سے بھی جو لوگ آئے تھے وہ اس سمیلن میں شامل تھے۔ یہ سمیلن دوپہر کے وقت ہوا تھا جبکہ لوگ آسانی سے اس میں شامل ہو سکتے تھے۔ اس سمیلن کی دوسری کشش بابو جگجیون رام تھے...... بابو جی آریہ سماج کے ہر بڑے سمیلن میں آتے رہے ہیں۔ جب کبھی انہیں بلایا گیا ہے وہ آئے ہیں۔ اور ہمیشہ ہی انہوں نے آریہ سماج کے حق میں ہی اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے۔" (پرتاپ ۲/۱ ۵ ص ۳)

اس رپورٹ کی قسط ۱ میں ۲۵ دسمبر کے جلوس کی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے موصوف لکھتے ہیں:-

"(۲۵ دسمبر کو) جب شتابدی کا جلوس نکلا، اس کا سواگت ہندوؤں اور خاص طور پر آریہ سماجیوں نے تو کرنا ہی تھا، مسلمانوں عیسائیوں اور سکھوں نے بھی کیا..... وہ بھی منظر دیکھنے کے قابل تھا جب جامع مسجد کے شاہی امام نے آریہ سماج شتابدی سمیلن کے پردھان شری مہاتما آنند سوامی کو گلے لگایا۔"

آگے چل کر ۲۷ دسمبر کے ایک اجتماع کے سلسلہ میں لکھتے ہیں:-

"راشٹرپتی شری فخرالدین علی احمد مہمانِ خصوصی کے طور پر اس سمیلن میں شامل ہوئے اور اس میں بحث کا موضوع تھا "وشو شانتی میں دھرم کا یوگ دان"۔ اس میں اسلام بودھ۔ عیسائی۔ سکھ۔ جین سب دھرموں کے نمائندے شامل ہوئے۔ اور سب نے دھرم کے اس تعمیری روپ کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ جس کے ذریعہ دنیا میں شانتی پیدا ہو سکتی ہے۔ انسان اور انسان کے اختلافات مٹ سکتے ہیں۔"

(پرتاپ جالندھر ۲/۱ ۶ ص ۳)

ہمارے آریہ سماجی دوست مبارک باد کے حق دار ہیں کہ ان کی سماج کی صد سالہ تقریب اُن کی منشاء کے مطابق کامیاب رہی۔ حتیٰ کہ اُن کے اجتماع کے ایک اجلاس میں صدر جمہوریہ جیسی بلند سیاسی شخصیت بھی بطور مہمانِ خصوصی شریک ہوئی۔ اور مرکزی وزیر بابو جگجیون رام تو غالباً تقریب کے تمام پروگراموں میں ہی حصہ لیتے رہے۔ علاوہ ازیں رپورٹ کے مطابق تقریب کے مہا سمیلن کے موقعہ پر جو دو لاکھ نفوس کی حاضری پنڈال میں دیکھی گئی، گو ۵۰ لاکھ آبادی کے بڑے شہر دہلی میں اس سے کہیں زیادہ ہونی چاہیئے تھی۔ تاہم آریہ سماجی دوستوں کی عقیدت اور شردھا کا بھی اس میں بڑا دخل ہے۔ یہ اُن سب کی عقیدت ہی تھی جو اس بڑے اجتماع کی رونق بڑھاتے اور اس کے پروگراموں کو حسبِ دلخواہ طور پر چلانے میں مددگار ثابت ہوئی۔

اس کے ساتھ ساتھ اب آئیے اُنہی تاریخوں پر ہمسایہ ملک پاکستان میں منعقد ہونے والے احمدیوں کے جلسہ سالانہ کے بھی کچھ احوال و کوائف اور کسی قدر تقابلی صورتِ حال پر نظر کریں۔ جبکہ یہ جلسہ نہ تو اُس ملک کے دارالسلطنت میں اور نہ ہی لاکھوں کی آبادی والے کسی بڑے اور پرانے شہر میں منعقد ہوا۔ بلکہ ضلع جھنگ کے نو آباد شہر ربوہ میں جس کی کُل آبادی بمشکل پندرہ ہزار ہوگی جسے آباد ہوئے ابھی صرف ۲۸ سال ہی گزرے ہیں۔ پھر اس میں منعقد ہونے والا بھی احمدیوں کا صرف جلسہ سالانہ ہے کوئی صد سالہ تقریب نہیں۔ کیونکہ جماعت کی صد سالہ تقریب میں ابھی ۱۴ سال باقی ہیں۔ اس معمول کے سالانہ جلسہ میں اس سال ۴/۱ ۱ لاکھ کی حاضری کوئی معمولی بات نہیں۔ ۴/۱ ۱ لاکھ میں سے آپ پندرہ ہزار مقامی آبادی نکال بھی دیں تو بھی باقی ایک لاکھ دس ہزار نفوس ایسے ہیں جو بہرحال باہر سے آئے۔ ان میں بڑی تعداد تو ملک کے کونہ کونہ سے آنے والوں کی تھی۔ اور باقی غیر ممالک کے احمدی احباب تھے۔ جو وفود کی صورت میں شریکِ جلسہ ہوئے۔ اور صرف اور صرف اس رُوحانی اجتماع میں شرکت کے لئے دُور دراز کا سفر کر کے وہاں پہنچے۔

پھر دہلی میں آریہ سماج کی صد سالہ تقریب کے سلسلہ میں جیسا کہ ابھی آپ نے پڑھا، ملک کی سب سے بڑی سیاسی شخصیت اجتماع کے لئے رونق بنی۔ اسی طرح مرکزی وزیر تک سماج کے حق میں اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔ جو بجائے خود حاضرین کے لئے بڑی کشش تھی۔ لیکن ربوہ میں احمدیوں کا جو جلسہ سالانہ ہوا، وہاں پر نہ تو حاضرین کے لئے ایسی ظاہری کشش تھی۔ کیونکہ وہاں پر ملک کے صدرِ مملکت کے شریک ہونے یا کسی بھی مرکزی وزیر کے حاضر ہونے یا جماعت کے حق میں اظہارِ خیال کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ وہاں تو ایک سال پہلے محض عقیدے کی بناء پر جس قسم کی مخالفت کا سامنا احبابِ جماعت کو کرنا پڑا اس کی وجہ سے اس طرح کی ظاہری کشش کے سارے احتمالات مفقود ہو جاتے ہیں۔ پھر بھی سوا لاکھ کی حاضری کا اس مقام پر ہو جانا بہت بڑی بات ہے۔

علاوہ ازیں یہ بات بھی خاص طور پر قابلِ غور ہے کہ دہلی میں جو آریہ سماج کی صد سالہ تقریب منائی گئی تو اس میں جہاں صدرِ جمہوریہ سے لے کر دیگر مذاہب کے ماننے والوں نے رواداری اور وسیع النظری کا ثبوت دیا، ضرور ہے کہ تقریب میں شریک ہونے والے وہ لوگ جو دُور دراز کے علاقوں سے دہلی پہنچے ہوں گے اُن کے لئے ذرائع حمل و نقل وغیرہ کی سرکاری انتظامیہ نے بہرحال آسانیاں پیدا کی ہوں گی۔ اور ممکن سہولیات دی ہوں گی۔ کیونکہ یہ بات تو ایسی انتظامیہ کے فرائض میں داخل ہے۔ لیکن جیسا کہ قارئینِ کرام بدر کی گزشتہ اشاعت میں جلسہ سالانہ ربوہ کے مختصر کوائف کے سلسلہ میں پڑھ چکے ہیں کہ ہمسایہ ملک کی ریلوے انتظامیہ نے نہ تو گزشتہ سالوں کی طرح اس سال جلسہ سالانہ ربوہ کے لئے سپیشل ٹرینوں کا انتظام کیا اور نہ ہی کوئی اور متبادل ایسا انتظام کیا جس سے مسافروں کو بر وقت بسہولت منزلِ مقصود تک پہنچنے میں مدد مل سکے۔ حتیٰ کہ ۲۶ دسمبر کو جبکہ جلسہ سالانہ کا پہلا دن تھا تو ہزاروں کی تعداد میں احمدی مرد و عورتیں و بچے رات بھر مختلف سٹیشنوں کے پلیٹ فارموں پر محض اس لئے پڑے رہے کہ معمول کی ریلوں میں ان کے سوار ہونے کی جگہ نہ تھی۔ بایں ہمہ شمعِ احمدیت کے ان پروانوں نے ان سب تکالیف کو برداشت کیا۔ اور جیسا بھی بن پڑا دیوانہ وار مرکزِ سلسلہ ربوہ میں پہنچے۔ اور اس قدر تعداد میں پہنچے کہ جماعت کی روایات کے مطابق اس سال گزشتہ سالوں کی نسبت جلسہ سالانہ میں حاضرین کی تعداد زیادہ تھی جسے ۴/۱ ۱ لاکھ تک بتایا جاتا ہے۔

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ ہمسایہ ملک کو اسلامی جمہوریہ ہونے کا دعویٰ تو ہے مگر مسافروں کو آرام پہنچانے اور ان کے حقوق کی نگہداشت کرنے کی جو شاندار تعلیم اسلام نے دے رکھی ہے اُسے جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر قطعی طور پر نظر انداز کر دیا گیا۔ حالانکہ اسلام کی اس پیاری تعلیم میں مُسلم و غیر مُسلم کا کچھ بھی فرق نہیں کیا گیا۔ اسلام نے تو مسافر کو مسافر کی حیثیت سے ہی ہمیشہ دیکھنے اور اُس کے حقوق کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔

کہنے دیجئے کہ اس سے تو اپنے مُلک کا سیکولر نظامِ حکومت ہی بدرجہا بہتر ہے۔ جس میں نہ تو اس طرح کی تنگ نظری ہے اور نہ ہی اپنے ہی مُلک واسیوں کی جائز ضرورت سے صرفِ نظر کیا جاتا ہے۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

قرآن کریم قیامت تک کے انسان کیلئے اُترا ہے!

اسلئے ہمارا فرض ہیکہ

قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے اُن میں بیان فرمودہ مضامین کو ذہن نشین کیا کریں

قرآن کریم میں منافقوں کے کردار اور خیالات کی تفصیل کا حقیقت افروز بیان

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۶ فتح ۱۳۵۴ہش مطابق ۲۶ دسمبر ۱۹۷۵ء

ذیل کا خطبہ جمعہ مطبوعہ صورت میں موصول نہیں ہوا۔ البتہ اسے ٹیپ ریکارڈ کی مدد سے مکرم چوہدری فیض احمد صاحب نے قلمبند کیا ہے جو احباب کے روحانی استفادہ کیلئے پیش کیا جارہا ہے ـــــــ ادارہ

تشہد تعوذ اور سورت فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورہ بقرہ کی مندرجہ ذیل آیات تلاوت فرمائیں:۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ٥ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ٥ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ٥ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ قَالُوْا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ٥ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ٥ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ٥ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ٥ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ٥ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ٥

ہر نبی کے ساتھ یہی معاملہ رہا۔ لیکن بڑا نمایاں ہو کر

ہمارے محبوب آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کی بعثت پر ہمیں یہ نظارہ نظر آتا ہے کہ کچھ لوگ تو ایمان لائے سچا اور حقیقی ایمان اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں انہوں نے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر ہر دم ہر آن لبیک کہتے رہے۔ اور اسی میں اپنی عزت سمجھتے رہے۔ اور اسی میں اپنی فلاح پاتے رہے۔ اور اسی کے ذریعے اُخروی زندگی میں اپنے لئے جنتوں کی تلاش کرتے رہے۔ ایک اور گروہ تھا جو منکر ہوا۔ اس گروہ میں سے آہستہ آہستہ ایمان لا کر جماعت مومنین میں شامل ہوتے۔ اور یا پھر اپنے اپنے وقت پر اس جہان سے کوچ کر گئے اور اللہ تعالیٰ سے اُن کا معاملہ پڑا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان سے جس سلوک کا وعدہ کیا تھا وہ انہی کو ملا ہوگا۔ لیکن بہر حال اس زندگی سے ہمارا تعلق نہیں۔ خدا نے جو کہا خدا نے جو ان سے وعدہ کیا اس کے مطابق ان کو سزا دی ہو گی۔ یقیناً ایک تیسرا گروہ ہے جو بڑا نمایاں ہو کر ہمارے سامنے آتا ہے وہ

منافقین کا گروہ

ہے۔ یہ سمجھنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اس قسم کا خبیثانہ نفاق پایا جا سکتا ہے۔ جس کا ذکر قرآن کریم نے کیا۔ لیکن اُمّتِ محمدیہ میں اس کے بعد ایسا نہیں ہوگا۔ یہ کوئی معقول بات نہیں۔ عقل اسے تسلیم نہیں کرتی۔ قرآن کریم نے ایک جگہ یہ ہدایت کی ہے کہ منافقوں کی سال میں ایک دو بار مرۃ اور مرتین آزمائش کرتے رہنا چاہیئے ان کو ٹٹولتے رہنا چاہیئے۔ ان میں سے بھی بعض اصلاح کر لیتے ہیں۔ ان میں سے بعض اپنے گند کے اس مقام پر جہاں پردہ تھے کھڑے رہتے ہیں۔ بعض ان میں سے ترقی کرتے ہیں بہر حال چوکس اور بیدار رہ کر الٰہی سلسلوں کو اپنی اجتماعی اخلاقی اور روحانی زندگی گزارنی چاہیئے۔

اس وقت میں اس سلسلے میں بعض آیات جن کا میں نے انتخاب کیا ہے ویسے تو بہت سے مقامات پر ان کا ذکر ہے۔ اور لمبا مضمون بن جاتا ہے سادہ آیات پڑھوں گا اور ان کا ترجمہ کروں گا آپ غور سے سنیں اور جو باتیں قرآن عظیم نے

ہماری بھلائی اور ہدایت کیلئے

بیان کی ہیں۔ انہیں سمجھنے کی کوشش کریں انہیں یاد رکھیں ان سے فائدہ اٹھائیں سورہ بقرہ کے شروع میں ہی ان تین گروہوں کا ذکر ہے۔ تیسرے کا ذکر یہاں سے شروع ہوتا ہے۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور آنے والے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ حالانکہ وہ ہرگز ایمان نہیں رکھتے۔ وہ اللہ کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں دھوکا دینا چاہتے ہیں مگر واقعہ میں وہ اپنے سوا کسی کو دھوکا نہیں دیتے لیکن وہ سمجھتے نہیں ان کے دلوں میں ایک بیماری تھی پھر اللہ نے اس بیماری کو اور بڑھا دیا۔ اور انہیں ایک دردناک عذاب پہنچ رہا ہے کیونکہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔ اور جب ان سے کہا جائے کہ زمین میں فساد نہ کرو فتنہ نہ پیدا کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔ کان کھول کر سنو! یہی لوگ بلاشبہ فساد کرنے والے ہیں مگر وہ اس حقیقت کو سمجھتے نہیں اور جب انہیں کہا جائے کہ اسی طرح ایمان لاؤ جس طرح دوسرے لوگ مخلص ایمان لاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ کیا ہم اسی طرح ایمان لائیں جس طرح بیوقوف لوگ ایمان لائے ہیں۔

یاد رکھو وہ جھوٹ بول رہے ہیں

وہ خود ہی بیوقوف ہیں مگر اس بات کو جانتے نہیں اور جب وہ ان لوگوں سے ملیں جو ایمان لائے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو اس رسول کو مانتے ہیں اور جب وہ اپنے سرغنوں سے علیحدگی میں ملیں تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم یقیناً تمہارے ساتھ ہیں ہم تو صرف ان مومنوں سے ہنسی کرتے تھے۔ اللہ انہیں ان کی ہنسی کی سزا دے گا۔ اور انہیں اپنی سرکشیوں میں بھٹکتے ہوئے چھوڑ دے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کو چھوڑا اور ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی کو اختیار کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نہ تو انہیں دنیوی فائدہ پہنچا اور نہ انہوں نے ہدایت پائی۔

سورت توبہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِنْ تُصِبْكَ مُصِيبَةٌ يَقُولُوا قَدْ أَخَذْنَا أَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَهُمْ فَرِحُونَ ۝ قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ۝ وَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ وَمَا هُمْ مِنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ ۝ وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِنْ لَمْ يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ ۝ وَمِنْهُمْ مَنْ عٰهَدَ اللَّهَ لَئِنْ آتٰنَا مِنْ فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصّٰلِحِينَ ۝ فَلَمَّا آتٰهُمْ مِنْ فَضْلِهِ بَخِلُوا بِهِ وَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ ۝ فَأَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ إِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ بِمَا أَخْلَفُوا اللَّهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ۝ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰهُمْ وَأَنَّ اللَّهَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۝ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

اگر تجھے کوئی فائدہ پہنچے تو ان کو بُرا لگتا ہے۔ اور اگر تجھ پر کوئی مصیبت آجائے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے تو پہلے ہی سے اپنے پیش آنے والے دنوں کا انتظام کر لیا تھا۔ اور وہ خوشی کے مارے پیٹھ پھیر کر چلے جاتے ہیں۔ تو ان سے کہہ دے ہم کو تو وہی پہنچتا ہے جو اللہ نے ہمارے لئے مقرر کر چھوڑا ہے۔

وہ ہمارا کارساز ہے

اور مومنوں کو چاہیئے کہ وہ اللہ پر ہی بھروسہ رکھیں پس تو ان کے مالوں اور ان کی اولادوں پر تعجب نہ کر۔ اللہ صرف یہ چاہتا ہے کہ ان مالوں اور اولادوں کے ذریعہ سے ان کو اس دنیا کی زندگی میں عذاب دے۔ اور یہ کہ ان کی جانیں ایسے وقت میں نکلیں کہ وہ منکر ہی ہوں۔ اور وہ اس بات پر اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ وہ تم میں سے ہی ہیں۔ حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں۔ بلکہ وہ ایک ایسی جماعت ہیں جو سخت بُزدل ہے اور

اُن میں سے کچھ منافقین

ایسے ہیں جو صدقات کے بارہ میں تجھ پر الزام لگاتے ہیں۔ اور اگر ان صدقات میں سے کچھ ان کو دے دیا جائے تو وہ راضی ہو جاتے ہیں۔ اگر ان میں سے انہیں کچھ نہ دیا جائے تو فوراً خفا ہو جاتے ہیں۔ اور ان میں سے کچھ افراد ایسے بھی ہیں جو اللہ سے یہ عہد کرتے ہیں کہ اگر اللہ ہمیں اپنے فضل سے کچھ دیگا تو ہم ضرور اس کی راہ میں صدقہ کریں گے۔ اور ہم ضرور نیک بن جائیں گے۔ اور جب خدا نے اپنے فضل سے ان کو مال عطا فرمایا تو انہوں نے اپنے مال کو اس کی راہ میں خرچ کرنے سے بخل کیا اور اپنے پرانے طریقوں کی طرف لوٹ گئے۔ اور خدا اور رسول کی باتوں سے رُوگردانی کرتے ہوئے پیٹھ پھیر لی اور نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے ان کے دلوں میں اس دن تک کیلئے جب وہ اس سے ملیں گے۔ نفاق کا سلسلہ چلا دیا۔ کیونکہ انہوں نے جو خدا سے وعدہ کیا تھا۔ اس کی خلاف ورزی کی۔ اور بوجہ اس کے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔ کیا ان کو معلوم نہیں کہ

اللہ اُن کے مخفی مشوروں کو بھی جانتا ہے

اور ان کے کھلے مشوروں کو بھی جانتا ہے۔ اور یہ کہ اللہ پورے طور پر غیب کی باتوں سے واقف ہے۔ یہ منافق ہی ہیں جو مومنوں میں سے خوشی سے بڑھ کر صدقہ دینے والوں پر طعنہ کرتے ہیں۔ اور ان پر بھی جو سوائے اپنی محنت کی کمائی کے کوئی طاقت نہیں رکھتے۔ سو باوجود اپنی قربانی کے یہ منافق ان پر ہنسی کرتے ہیں۔ اللہ ان میں سے ان مخالفوں کو ہنسی کی سزا دے گا۔ اور ان کو دردناک عذاب پہنچے گا۔

سورۃ احزاب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِذْ جَآءُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا ۝ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا ۝ وَإِذْ يَقُولُ الْمُنٰفِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا ۝

غزوۂ احزاب کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس وقت کو یاد کرو جب کہ تمہارے مخالف تمہارے اوپر کی طرف سے بھی یعنی پہاڑی کی طرف سے اور نیچے کی طرف سے بھی یعنی نشیب کی جانب سے آگئے تھے۔ اور جب آنکھیں گھبرا کر ٹیڑھی ہو گئی تھیں۔ اور دل دھڑکتے ہوئے حلق تک آگئے تھے۔ اور تم اللہ کے متعلق مختلف شکوک میں مبتلا ہو گئے تھے۔ اس وقت

مومن ایک بڑے ابتلاء میں ڈال دیئے گئے تھے

اور سخت ہلا دیئے گئے تھے۔ اور اس وقت کو بھی یاد کرو جبکہ منافق اور جن لوگوں کے دلوں میں بیماری تھی۔ کہنے لگ گئے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے صرف ایک جھوٹا وعدہ کیا تھا۔

هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوا وَلِلَّهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ ۝ يَقُولُونَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝

یہی لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول کے پاس جو لوگ رہتے ہیں ان پر خرچ نہ کیا کرو یعنی چندے نہ دیا کرو۔ یہاں تک کہ وہ فاقوں سے تنگ آکر بھاگ جائیں۔ حالانکہ زمین اور آسمان کے خزانے اللہ کے پاس ہیں۔ لیکن منافق اس حقیقت کو سمجھتے نہیں وہ کہتے ہیں کہ (عبداللہ بن ابی سلول کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے) وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو جو مدینہ کا سب سے معزز آدمی ہے اپنے زعم میں عبداللہ بن ابی سلول وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جن کو وہ حقارت کی نگاہ سے دیکھتا تھا اور جن کے مقام کو وہ پہچانتا نہیں تھا۔ انہیں مدینہ سے نکال دیں گے۔ اور یہ نہیں سمجھتے کہ عزت اللہ اس کے رسول اور مومنوں کو ہی حاصل ہے۔ لیکن منافق جانتے نہیں۔

قرآن کریم نے متعدد اور مختلف مقامات پر منافقوں کا ذکر کر کے ان کی علامتیں ان کا طریق فتنہ پھیلانے کے لئے جو راہیں وہ اختیار کرتے ہیں اُن کا ذکر کیا ہے اور یہ قرآن کریم صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے لئے ہی نہیں اترا تھا۔ یہ قیامت تک کے انسان کے لئے اترا اور ان کے لئے ہدایت اور کامیابی اور فلاح اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں کے حصول اور اس کے پیار کو حاصل کرنے کے لئے اُترا۔ اس لئے قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے جن مضامین کا ذکر ہے ہمارا فرض ہے کہ اُن کو ذہن نشین کیا کریں اور اپنے ماحول میں اپنے معاشرہ میں شیطان کے لئے کوئی جگہ نہ رہنے دیں۔ اور جو طریقے قرآن کریم نے بتائے ہیں وہ واضح ہیں اس میں یہ طریقہ نہیں ہے کہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لیا جائے دعا کا طریقہ ہے سمجھانے کا طریقہ ہے اور یہ یقین کہ اگر یہ اصلاح نہیں کریں گے تو انسان کا کام نہیں۔ خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ میں اس دنیا میں ان کو سزا دوں گا۔ اور آخروی زندگی میں بھی وہ جہنم میں جائیں گے۔ یہ خدا کا کام ہے انسان کا کام نہیں لیکن انسان کا کام یہ ہے کہ وہ کسی منافق کو اپنے معاشرہ کے اندر فتنہ نہ پیدا کرنے دے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کو ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ رکھے۔ اور اپنی نصرت اور فضلوں اور رحمتوں کا وارث بنائے آمین ؛

احمدیہ مسلم کانفرنس پونچھ

مورخہ ۲۱، ۲۲ مارچ بروز اتوار۔ سوموار پونچھ شہر میں جماعت ہائے احمدیہ صوبہ جموں کی تیسری عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بنفسِ نفیس شرکت فرما رہے ہیں۔

احبابِ کرام سے اس دو روزہ کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ شریک ہونے کی درخواست ہے۔ نیز جو دوست اس کانفرنس میں شرکت فرمانا چاہیں وہ قبل از وقت خاکسار کو مطلع کر دیں۔ موسم کے پیشِ نظر دوست اپنے ہمراہ بستر لائیں۔

خاکسار
حمید الدین شمس مبلغ جماعت احمدیہ پونچھ وارڈ نمبر ۳ احمدیہ بلڈنگ

"دِلوں سے عشقِ محمدؐ نہیں ہے جانے کا"

از جناب ثاقب صاحب زیروی ایڈیٹر ہفت روزہ "لاھور" لاہور

شعور دیکھ کے محمدؐ کے آستانے کا
مزاج بدلیں گے ہم اس نئے زمانے کا

مرے سفینۂ ہستی کے ناخدا ہیں حضورؐ
مجھے نہیں کوئی اندیشہ ڈوب جانے کا

ہمیشہ برق گری ہے مگر بہ فیضِ رسولؐ
چراغ جلتا رہا میرے آشیانے کا

حضورؐ آپ کے ہی اک تبسمِ لب سے
سلیقہ سیکھا ہے پھولوں نے مسکرانے کا

حضورؐ آپ سے روشن میری حقیقت ہے
میں ایک سادہ سا کردار ہوں فسانے کا

عبور کیسے کروں زندگی کی راہوں کو
کہ میرے سر پہ بڑا بوجھ ہے زمانے کا

یہ میرا دل جسے دُنیا بھی دل ہی کہتی ہے
یہ ایک جام ہے یثربؐ کے بادہ خانے کا

زہے نصیب یہ میرا لہو بھی کام آئے
مجھے جنوں ہے چراغِ حرم جلانے کا

زمانہ جتنے ستم چاہے توڑ لے ثاقبؔ
دِلوں سے عشقِ محمدؐ نہیں ہے جانے کا

نوٹ:- مذکورہ نعتیہ کلام جناب ثاقب صاحب زیروی نے جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۷۵ء کے پہلے اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں دلآویز آواز میں سنایا۔ ایڈیٹر

محمود آباد کیرنگ میں "مسجدِ محمود" کی تعمیر!

خُدّام و انصار کا وقارِ عمل

جماعتِ احمدیہ کیرنگ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان کی سب سے بڑی جماعت ہے۔ جماعت کی بڑھتی ہوئی آبادی کے پیشِ نظر چند سال قبل ایک نیا محلہ "محمود آباد" کے نام سے بسایا گیا ہے۔ چونکہ یہ محلہ مسجد احمدیہ کیرنگ سے کافی فاصلہ پر واقع ہے اس لئے وہاں کے احباب کو پنجوقتہ نمازوں کے لئے اس مسجد میں حاضر ہونا مشکل ہو رہا تھا۔ جماعت کے مشورہ کے مطابق اس محلہ میں ایک مسجد کی بنیاد رکھی گئی۔ بعض احباب کے تعاون سے اس کی تعمیر کا کام شروع ہوا لیکن درمیان میں کام رُک گیا۔ خدا تعالیٰ نے محترمہ زینت النساء بیگم صاحبہ اہلیہ محترم خان بہادر صاحب خان ڈپٹی کلکٹر مرحوم کو اس مسجد کی تعمیر مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ چنانچہ انہوں نے اپنی بیٹی عفت النساء صاحبہ مرحومہ کے نام جمع شدہ کثیر رقم اس کارِ خیر میں خرچ کی فجزاھا اللہ احسن الجزاء

دیواروں وغیرہ کا کام مکمل ہونے پر چھت ڈالنے کا مرحلہ آیا تو خاکسار کی تحریک پر جماعت نے وقارِ عمل کے ذریعہ اس کام کو کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ ۷ دسمبر کی صبح تمام خدام اور انصار مسجد کے سامنے جمع ہو گئے اور ۱۰ بجے صبح سے رات ۱۰½ بجے تک مسلسل محنت اور جانفشانی سے وقارِ عمل کر کے چھت کو مکمل کر لیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ احباب دُعا فرمائیں کہ یہ مسجد جماعت احمدیہ کیرنگ کی دینی و دنیوی ترقیات کا موجب بنے آمین۔ خاکسار: عبدالحلیم مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کیرنگ

جماعتِ احمدیہ ارکھ پٹنہ (اڑیسہ) کی مسجد کا افتتاح!

کافی عرصہ سے مکرم مولوی سید مبشر الدین صاحب سونگھڑوی معلّم وقفِ جدید احسن رنگ میں خدمتِ دین بجا لا رہے ہیں۔ مکرم مولوی صاحب اور احبابِ جماعتِ احمدیہ ارکھ پٹنہ کی دیرینہ خواہش تھی کہ اس جگہ ایک پختہ مسجد تعمیر کی جائے۔ چنانچہ مرکز اور ارکھ پٹنہ کے احباب جماعت کے تعاون سے مناسب اور موزوں جگہ پر پختہ مسجد تعمیر کی جا چکی ہے۔ الحمد للہ۔

اس مسجد کی افتتاحی تقریب کے لئے مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۷۵ء بدھ کا دن مقرر کیا گیا۔ اور اس مبارک تقریب میں شرکت کے لئے جماعتوں کے احباب کو دعوت نامے ارسال کئے گئے۔ وقتِ مقررہ پر جماعتوں کے احباب کے علاوہ کئی غیر مسلم دوستوں نے بھی شرکت کی۔

مغرب کی نماز سے قبل احبابِ جماعت مسجد کے پاس جمع ہو گئے۔ مکرم مولوی سید مبشر الدین صاحب نے اسلامی نعروں اور اجتماعی دُعا کے ساتھ مسجد کا افتتاح کیا۔ احباب ذکرِ الٰہی کرتے ہوئے مسجد کے اندر داخل ہوئے بعد ازاں خاکسار نے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

تربیتی جلسہ بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ کی کاروائی زیرِ صدارت محترم مولوی محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ ڈی ایس پی، صدر جماعت احمدیہ پینکال شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم و نظم خوانی کے بعد مندرجہ ذیل احباب نے ذکرِ الٰہی۔ اسلامی نماز اور دیگر عبادات اور اسلامی سادات وغیرہ موضوعات پر تقاریر کیں۔ (۱) مکرم مولوی سید مبشر الدین صاحب (افتتاحی تقریر) (۲) مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب سکریٹری تبلیغ جماعت احمدیہ پینکال (۳) مکرم مولوی محمد صدیق صاحب کو پر جماعت احمدیہ کرڈاپلی (۴) مکرم مولوی شمس الحق صاحب معلّم وقفِ جدید غنچہ باڑہ (۵) مکرم مولوی عبدالحلیم صاحب مبلغ کیرنگ۔ ان کے بعد دو غیر مسلم معززین نے احبابِ جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اسلامی تعلیم اور اسلامی عبادات کی سراہنا کی۔ آخر میں خاکسار نے اختتامی تقریر کی بعد ازاں محترم صدر جلسہ نے احبابِ جماعت کو اُن کی ذمہ داریوں کے متعلق توجہ دلائی۔ اور اجتماعی دُعا کے بعد یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں پردہ کی رعایت سے مستورات بھی شریک ہوئیں۔ مقامی جماعت نے مہمانوں کے خورد و نوش کا احسن رنگ میں انتظام کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

جماعتِ احمدیہ ارکھ پٹنہ کی دینی و دُنیوی ترقیات کے لئے احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: سید فضل عمر کٹکی انچارج "تگریا" مشن

گلاسگو (اسکاٹ لینڈ) کے گُردوارہ میں احمدی مبلغ کی تقریر

مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۷۵ء کو خاکسار اپنے عزیزوں سے ملنے گلاسگو گیا۔ یہ شہر بریڈ فورڈ سے قریباً ۲۵۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ گلاسگو میں جماعتِ احمدیہ کا تبلیغی مشن قائم ہے۔ اس وقت اس مشن کے انچارج ہمارے ایک نومسلم انگریز دوست جناب بشیر احمد صاحب آرچرڈ ہیں۔ مکرم آرچرڈ صاحب نے ۱۹۵۸ء میں ہندوستان کا بھی تبلیغی دورہ کیا تھا۔ وہ بہت ہی مخلص اور تبلیغ کا جذبہ رکھنے والے ہیں۔ خاکسار کی آمد سے فائدہ اُٹھانے کے لئے مکرم آرچرڈ صاحب نے تبلیغی و تربیتی پروگرام بنایا۔ چنانچہ:-

۱- ۲۱ دسمبر کو سکھ گوردوارہ میں خاکسار کی تقریر ہوئی۔ سکریٹری گوردوارہ کمیٹی اور ایک سکھ گیانی جناب بیدی صاحب نے تقریر کے بعد اچھے تاثرات کا اظہار کیا۔ الحمد للہ۔

۲- ۲۳ دسمبر کو مشن ہاؤس میں زیرِ صدارت مکرم آرچرڈ صاحب جماعت کا تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں خاکسار نے قریباً ایک گھنٹہ انگریزی زبان میں تقریر کی اور احبابِ جماعت کو تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ صدرِ اجلاس مکرم آرچرڈ صاحب نے اس تقریر کے بارہ میں اچھے تاثرات کا اظہار فرمایا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

۳- ۲۶ دسمبر کو مکرم آرچرڈ صاحب کی خواہش پر خطبہ جمعہ خاکسار نے انگریزی زبان میں پڑھا۔ بعد ازاں خدام الاحمدیہ کا تربیتی اجلاس زیرِ صدارت مکرم منور احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار نے "خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور خدام کو اُن کی تبلیغی و تربیتی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی۔ اجلاس کے بعد قریباً ایک گھنٹہ مجلس مذاکرہ ہوئی۔

مورخہ ۲۷ دسمبر کو خاکسار گلاسگو سے بریڈ فورڈ کے لئے روانہ ہو گیا۔ دورانِ قیام گلاسگو کے احبابِ جماعت اور مکرم آرچرڈ صاحب نے بہت محبت و احترام کا سلوک فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور دینی و دُنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

خاکسار: شریف احمد امینی مبلغ بمبئی حال وارد بریڈ فورڈ

ایک جرمن نومسلم احمدی کے ایمان افروز تاثرات!

(بقیہ صفحہ اوّل)

لیکن خدا تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ موسم صاف ہوا اور ہمارا جہاز پرواز کر گیا۔

پس اگر ہم اللہ تعالیٰ پر پورا یقین اور توکّل رکھیں تو یقیناً دُعا کے ذریعہ سے ہم دنیا میں اسلام کا رُوحانی انقلاب لا سکتے ہیں۔

آپ نے فرمایا۔ ربوہ کے متعلق میں چند ہی باتیں کہنی چاہتا ہوں۔ جب میں ربوہ پہنچا تو مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ میں شدّتِ جذبات سے دیوانہ سا ہو رہا ہوں۔ لیکن جو خدا کی محبت میں دیوانہ ہو جائے دراصل وہی دانا ہے۔ ربوہ میں لوگ ایک دوسرے سے بہت پیار و محبت سے ملتے تھے اور ہمیں کسی سے ملنے یا کسی اور امر میں کسی قسم کی دقّت پیش نہیں آئی۔

۱۹۷۴ء کے جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کے بعد قادیان آنے کی بھی خواہش تھی۔ لیکن شدّتِ جذبات کی وجہ سے مجھے یہ احساس ہو رہا تھا کہ مزید جذبات کا ہجوم میں برداشت نہ کر سکوں گا۔ اس مرتبہ میں نے ارادہ کر لیا کہ قادیان بھی ضرور جاؤں گا۔ غیر ملکی احباب کا جو قافلہ یہاں (دیکھ جنوری کو) آ رہا تھا اُسی کے ساتھ آنے کا خیال تھا لیکن میری طبیعت کچھ خراب ہو گئی اس لئے قافلہ کے ساتھ نہ آسکا اور میں سوچ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ کیا معاملہ کر رہا ہے۔ اور یہ کہ میں قادیان کس طرح پہنچوں گا۔ ہر روز کوشش کرتا رہا اور ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ خدا تو اب میرے لئے قادیان پہنچنے کا موقع بہم پہنچا رہا ہے۔ جس وقت وہ قافلہ آ رہا تھا میرے سر پر پگڑی نہیں تھی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ اپنے سر پر پگڑی باندھی ہوئی ہے۔ چنانچہ میں نے پگڑی خرید کر باندھ لی۔ اور قادیان آنے کے لئے حضور ایدہ اللہ سے اجازت طلب کی۔ آپ نے اجازت مرحمت فرمائی تو میں قادیان کی زیارت کے لئے پہنچ گیا۔

خدا تعالیٰ نے باقیوں کے لئے بھی اور میرے لئے بھی سفر کے اچھے رنگ میں سامان فرمائے۔

فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

قبولِ احمدیت کے ایمان افروز کوائف

مورخہ ۸ جنوری۔ مسجد مبارک میں بعد نمازِ عشاء قبولِ احمدیت کی دلچسپ اور روح پرور داستان سُناتے ہوئے محترم ہدایت اللہ صاحب ہبش نے فرمایا:—

میں سچائی اور روشنی کی تلاش میں تھا چنانچہ میں نے کمیونزم۔ بدھ ازم۔ لوگا ازم اور ہپّی ازم میں اس روشنی کو تلاش کرنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ روشنی ان ازموں میں نہ مل سکی۔ جب میں مراکو (مغربی افریقہ) میں تھا۔ ایک دن شدید ذہنی اُلجھن میں مبتلا ہو کر آسمان کی طرف نظر اٹھا کر بے ساختہ کہا۔ اے اللہ مجھے پاک کر دے۔ حالانکہ مجھے کچھ علم نہ تھا کہ اللہ سے کیا مراد ہے اور نہ اسلام سے کچھ واقفیت تھی۔ یہ اللہ سے میرا پہلا غیر شعوری سا خطاب تھا۔ جبکہ میں ہپّی تھا۔ چند ماہ بعد فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) میں اپنے کمرے میں بیٹھا گہری سوچ میں منہمک تھا۔ میری چشم تصور کے آگے ہندو ازم کی ایک تصویر تھی جس پر "ادم" کا نشان تھا۔ یہ نشان ہندو دھرم میں اللہ کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ اتنے میں اچانک یوں محسوس ہوا کہ کوئی طاقت مجھے اپنی نشست سے اٹھا کر بے اختیار اپنی لائبریری کی طرف لئے جا رہی ہے۔ جہاں آٹھ سو کتب رکھی تھیں جن میں قرآن مجید بھی تھا جس کا مجھے علم نہ تھا۔ میں نے اس کو کھولا اور پڑھنا شروع کیا۔ چند سطریں پڑھنے کے ساتھ ہی مجھے وہ نور "وہ سچائی جس کی مجھے تلاش تھی" مل گئی۔ اور دِلی طور پر میں مسلمان ہو گیا۔ لیکن اسلامی عبادات نماز، روزہ وغیرہ سے میں ابھی ناواقف تھا۔ اس سلسلہ میں میں نے عرب سفارتخانہ سے رابطہ قائم کیا تو انہوں نے جماعتِ احمدیہ کی مسجد نور فرانکفورٹ کی راہنمائی کی۔ وہاں میری ملاقات امام مسجد نور مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی سے ہوئی۔ انہوں نے مجھے اسلامی لٹریچر دیا اور نماز سکھائی۔ میں نے اُن سے قرآن مجید کا جرمن ترجمہ خریدا۔ اُسی وقت سے میں نے نماز اور تہجد باقاعدہ شروع کر دی اور رمضان المبارک کا مہینہ تھا روزے بھی رکھنے شروع کئے۔

۱۹۷۳ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرانکفورٹ تشریف لائے۔ حضور سے میں نے ملاقات کی۔ اُس وقت تک مجھے جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں کا کوئی خاص علم نہ تھا۔ اس کے بعد میں گاہے گاہے مسجد میں آتا رہا۔ اور جب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پڑھی کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ عشاء کی نماز میں شریک ہونا کس قدر ثواب کا موجب ہے تو وہ گھٹنوں کے بل چل کر آئیں۔ تب سے میں نے روزانہ نمازِ عشاء کے لئے مسجد میں آنا شروع کر دیا اگرچہ میرا مکان مسجد سے کافی فاصلہ پر ہے۔

جون یا جولائی ۱۹۷۳ء میں میں بیعت فارم پُر کرکے باقاعدہ جماعت احمدیہ میں داخل ہو گیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے میری بیعت قبول فرماتے ہوئے میرا اسلامی نام ہدایت اللہ تجویز فرمایا (ہبش جرمن زبان کا لفظ ہے جسے وہ اپنے اسلامی نام کے ساتھ لگاتے ہیں۔ اس کے معنے ہیں خوبصورت) پھر مجھے وصیت کی توفیق ملی۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے میں نے ۱/۳ حصہ کی وصیت کی ہے۔

اس کے بعد مجھ پر مشکلات اور مصائب اور مخالفت کا دَور بھی آیا۔ لوگ مجھے پاگل سمجھ کر بارہا ہسپتال میں داخل کرانے رہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے سب مشکلات مجھ پر آسان کر دیں۔ ایک مرتبہ لوگوں نے مجھے بلاوجہ پاگل سمجھ کر ہسپتال میں داخل کر دیا تو اسی دوران میں نے ۱/۲ ۴ گھنٹے کا ایک ریڈیو پلے لکھا۔ جس پر مجھے چالیس ہزار روپے ملے۔ اسی دوران آنحضرت صلعم کی ایک حدیث میرے مطالعہ میں آئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب بھی کوئی مال آتا تو حضور رات گزرنے سے پہلے پہلے اسے خدا کی راہ میں خرچ فرما دیا کرتے۔ چنانچہ اس حدیث کی روشنی میں ایک ہی دن میں میں نے وہ چالیس ہزار روپے کی رقم خرچ کر دی۔ (دریافت کرنے پر مکرم ہدایت اللہ صاحب نے بتایا کہ ۱۳ ہزار روپے چندہ وصیت اور ۴ ہزار روپے تحریک جدید اور اسی طرح نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں کچھ ہزار اور باقی قرض کی ادائیگی میں خرچ کر دیا۔)

اپنی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اپنی زندگی وقف کرکے آنریری طور پر خدمتِ دین کی توفیق پا رہا ہوں۔ چنانچہ دو میگزین "اسلام و احمدیت" کی تبلیغ کے نقطۂ نظر سے اپنے صرف پر شائع کرتا ہوں۔ اور جماعت کے دو ماہی رسالہ کی ادارت بھی بفضلہ تعالیٰ میرے سپرد ہے۔ اسلام کے متعلق ریڈیو پلے وغیرہ بھی لکھتا ہوں اور خدا کے فضل سے شعر کہنے کا ملکہ بھی حاصل ہے۔ اُس کے ذریعہ نوجوان طبقہ میں اسلام کی تبلیغ کی توفیق پا رہا ہوں۔ جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۷۳ء کے تاثرات پر مشتمل ایک کتاب "Journy to Town of happy—" "ربوہ" کے عنوان سے شائع کرکے جرمن دوستوں کو مفت بھجوا دی ہے۔ اسی طرح خط و کتابت کے ذریعہ بھی تبلیغ کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ چنانچہ تقریباً دو ہزار تبلیغی خطوط سال میں لکھتا ہوں۔ سکولوں اور مختلف اداروں وغیرہ میں جا کر اسلام کے متعلق تقاریر کرنے کا بھی موقع ملتا رہتا ہے۔ دوران تقریر صاحب موصوف نے یہ بھی بتایا کہ قبولِ اسلام سے قبل چونکہ میں ہپّی ازم کا لیڈر تھا۔ اس وجہ سے نوجوان طبقہ میں میری وسیع واقفیت ہے۔ اب اس واقفیت کو میں تبلیغِ اسلام کے کام میں لا رہا ہوں۔

اپنی شادی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ حضور ایدہ اللہ کی منشاء اور اجازت سے ماریشس میں سوکیہ خاندان کی ایک خاتون ہدایت سوکیہ صدر لجنہ اماء اللہ سے میری شادی ہو چکی ہے۔

آخر میں صاحبِ موصوف نے بتایا کہ یہ جو راستی اور نور کا راستہ مجھے ملا ہے۔ اپنی کوشش کے نتیجہ میں ہرگز نہیں بلکہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جتنا میں خدا سے دُور بھاگتا رہا اُتنا ہی خدا مجھے قریب کرتا رہا۔ بالآخر ایک مادرِ مہربان کی طرح اپنی شفقت کی بانہوں میں لے کر اُس نے مجھے ہدایت کا راستہ دکھایا۔

فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

نیز آپ نے بتایا کہ اس مرتبہ جلسہ سالانہ کے موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ نے مجھے تفسیر صغیر کا جرمن زبان میں ترجمہ کرنے کے لئے ارشاد فرمایا ہے۔ میں نے عرض کی کہ فرانکفورٹ میں میری مصروفیات کے پیشِ نظر یکسوئی کے ساتھ وہاں یہ کام ہونا مشکل ہے۔ ربوہ یا قادیان میں یہ کام یکسوئی کے ساتھ کر سکوں گا۔ آپ نے اس پر رضامندی کا اظہار کیا ہے۔ اور میں نے ارادہ کیا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اپنی فیملی کے ساتھ ماہ اکتوبر میں قادیان آؤں اور چند ماہ رہ کر یہ بابرکت کام سرانجام دوں۔ احبابِ جماعت اس امر کے لئے خصوصیت کے ساتھ دُعا فرمائیں۔

٭ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شاید ایسے ہی دیوانوں کے متعلق اپنے ایک شعر میں فرمایا ہے۔

عاشق کا یہاں کچھ کام نہیں، وہ لاکھوں بھی بے دانہ ہیں
مقصود مرا پورا ہو اگر مل جائیں مجھے دیوانے دو

(محمد انعام غوری)

دُعائے مغفرت

مکرم ثناء اللہ شیخ صاحب آف ہاری پاری گام (کشمیر) مورخہ یکم دسمبر کو بوقت نیم شب وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ٥ مرحوم کافی عرصہ سے بلڈ پریشر کے مریض تھے۔ کافی علاج معالجہ ہوتا رہا لیکن صحت یاب نہ ہو سکے۔ مرحوم نہایت کم گو اور خوش مزاج اور صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ آپ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سرینگر کے چچا تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک لڑکی اور تین جوان لڑکے چھوڑے ہیں۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قرب میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار: محمد عبد اللہ فرخ مبلغ ہاری پاری گام (کشمیر)

درخواستِ دُعا

۱۔ الحاج مکرم محمد شمس الدین صاحب آف کلکتہ بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ اسی طرح خاکسار کے برادر سید رشید احمد صاحب شدید بیمار ہیں ہر دو کی کامل شفایابی اور صحت و سلامتی والی درازیٔ عمر کے لئے نیز میرے چھوٹے بھائی سید نور الدین اس سال میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں نمایاں کامیابی کیلئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار سید صباح الدین متعلم جامعہ احمدیہ

۲۔ مکرم محمد تقی صاحب مودھا (یوپی) کی مالی مشکلات اور پریشانیوں کے ازالہ کیلئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ موصوف نے اعانت بدر میں ۵/ روپے ادا کئے ہیں۔ خاکسار: محمد انعام ذاکر (راٹھ)

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۷۵ء

قسط ۱

اُمّتِ مُحمّدیّہ میں فرد بھی نبی اسکتا ہے

جس کی بشارت خود آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے دی ہے

از مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

۱۹۷۵ء کے جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے مذکورہ عنوان پر جو تقریر فرمائی، اُس کا مکمل متن افادہ احباب کے لئے ذیل میں قسط وار شائع کیا جارہا ہے ۔۔۔ ایڈیٹر

کس قدر مقام تعجب ہے کہ وہ مقدس وجود جس کی بشارت خود حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال قبل دی تھی جس کا انتظار مسلمانانِ عالم صدیوں سے کرتے چلے آرہے ہیں ۔ جس کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ مقدر تھی جس کے دَم سے اسلام اور مسلمانوں کا احیاء وابستہ تھا ۔ اور جس کے انفاسِ قدسیہ کے نتیجہ میں اقامتِ دین کا فریضہ سرانجام پانا تھا ۔ اور جس نے ایمان کو ثریا ستارے سے دوبارہ لاکر تمام دنیا میں اسلام کو غالب کرکے حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو اطرافِ عالم میں سربلند کرنا تھا جب وہ مقدس وجود خدا تعالےٰ کی منشاء اور ضرورتِ زمانہ کے مطابق عین وقت پر مبعوث ہُوا ۔ اور محبتِ الٰہی اور حُبِّ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈوبا ہُوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا دَم بھرتا ہُوا اصلاحِ اُمتِ محمدیہ اور تبلیغ و اشاعتِ دینِ اسلام کے لئے کھڑا ہُوا تو وہی مسلمان جو صدیوں سے ایسے وجود کے منتظر تھے ۔ بجائے اس کے کہ خدا کے اس سچے مسیح و مہدی کی آواز پر لبیک کہہ کر غلبۂ اسلام کی اس مہم میں شریک کار ہوتے، اُلٹا کفر کے فتووں سے اس مسیح زماں کی آواز کو دبانے اور آپؑ کے مشن کو ناکام کرنے کے درپے ہو گئے ۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا جب کہ خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں صاف طور پر فرمایا ہُوا ہے کہ :۔

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا
يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا
بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ٥
(سورۃ یٰسین آیت ۳۱)

جب بھی خدا کا برگزیدہ رسول مبعوث ہوتا ہے تو تاریکی کے فرزند اس کا تحقیر آمیز انداز میں تمسخر اُڑاتے ہیں ۔ ایسا ہی سلوک مسلمانوں نے بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے ساتھ کیا ۔ اور پھر ستم ظریفی یہ کہ خود مسلمان چودہ سو سال سے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کرنے کے باوجود اُمتِ محمدیہ میں بنی اسرائیل کے ایک مستقل نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ مبعوث ہونے کے منتظر ہیں لیکن پھر بھی وہ ختم نبوت کے معتقد اپنے آپ کو سمجھتے ہیں اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن و حدیث اور عقلی دلائل کے ذریعہ یہ ثابت کر دیا ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور آنے والا موعود مسیح مَیں ہوں ۔ جس کو خدا نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور ظلیت میں نبوت کی چادر پہنائی ہے اور مَیں کوئی مستقل نبی نہیں بلکہ اُمتی نبی ہوں ۔ تو فوراً مسلمانوں نے آپؑ پر اور آپؑ کی جماعت پر "ختم نبوت کے منکر" کا الزام لگا کر خارج از دائرۂ اسلام اور کافر قرار دے دیا ۔ حالانکہ وہ خود صدیوں سے ایک مستقل نبی کی آمد کا عقیدہ سینے سے لگائے چلے آرہے ہیں ۔ لیکن پھر بھی وہ پکے مسلمان اور اسلام کے دائرہ کے اندر ہیں ۔ اس اُلٹی منطق پر غالب کے الفاظ میں ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ ؎

حیراں ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو مَیں
مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو مَیں

جماعت احمدیہ نوّے سال سے اس الزام کی تردید کرتی چلی آرہی ہے اور ہزارہا مرتبہ اس امر کی وضاحت کر چکی ہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید میں خاتم النبیین قرار دیدیا ہے تو کسی کی کیا مجال کہ وہ قرآن کا جُوا اپنی گردن پر رکھتے ہوئے اس امر سے انکار کر سکے ۔ جماعت احمدیہ اور مقدس بانیٔ جماعت احمدیہ پر انکارِ ختم نبوت کا الزام رکھنا سراسر نا واجب اور ظلم ہے ۔ کیونکہ ہم دل و جان سے اور اپنی رُوح کی گہرائیوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کرتے ہیں ۔ چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ ہم پر افترائے عظیم ہے ۔ ہم جس قوت ۔ یقین ۔ معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی وہ لوگ نہیں مانتے ۔"

(الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۶ کالم ۴)

پس ہم احمدی مسلمان حضرت سرورِ کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کرتے اور قرآن مجید کی اس نصِّ صریح پر ایمان رکھتے ہیں کہ :۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ
وَلٰكِنْ رَسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ

البتہ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ خاتم النبیین کی تفسیر اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس مقامِ ارفع کی تشریح و توضیح میں ہم احمدی مسلمانوں کا دوسرے مسلمان بھائیوں سے اختلاف ہے ۔ اس کے لئے ہم سب سے پہلے نبوت کی اقسام کا جائزہ لیتے ہیں ۔

قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطالعہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء کی تین اقسام ہیں :۔

اوّل :۔ وہ نبی جو خدا تعالےٰ کی طرف سے نئی شریعت لاتے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام یا جیسا کہ ہمارے سیّد و مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی شریعت دے کر مبعوث کئے گئے ۔

دوسرے :۔ وہ نبی جو کوئی نئی شریعت تو نہیں لاتے لیکن کسی سابقہ شریعت کی خدمت کے لئے ان کو مبعوث کیا جاتا ہے ۔ مگر ان کی یہ نبوت مستقل نبوت ہوتی ہے جو انہیں کسی پہلے نبی کی اتباع اور پیروی کی وجہ سے نہیں ملتی ۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے براہِ راست ملتی ہے ۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت داؤدؑ، حضرت سلیمانؑ، حضرت ذکریاؑ حضرت یحییٰؑ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے یہ سب غیر شرعی مگر مستقل نبی تھے ۔ کیونکہ ان کی نبوت کے حصول میں حضرت موسیٰؑ کی اتباع کا کوئی دخل نہ تھا ۔

تیسرے :۔ وہ نبی جو نہ تو صاحبِ شریعت ہو اور نہ غیر شرعی ہونے کے باوجود مستقل نبی ہو بلکہ اس کی نبوت کسی سابق اور متبوع نبی کی ظل اور اس کا عکس ہو ۔ بالفاظِ دیگر یوں کہا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے متبوع نبی کی پیروی کے نتیجہ میں اس سے فیض پاکر اور اس کے نور سے روشنی لے کر نبوت کا انعام پائے ۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی نبوت تھی ۔ جو آپؑ نے حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شاگردی اور کامل پیروی میں حاصل کی ۔ یہ نبوت ظلی نبوت کہلاتی ۔ اور اس قسم کی نبوت کا حامل اگر ایک جہت سے نبی کہلاتا ہے تو دوسری جہت سے وہ اُمتی بھی ہوتا ہے ۔

چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے :۔

مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَأُولٰئِكَ
مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ
وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ
رَفِيقًا ٥ (سورۃ النساء رکوع ۹)

یعنی جو لوگ اللہ اور اس رسول کی اطاعت کریں گے وہ اُن لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی نبیوں، صدیقوں، شہداء اور صالحین میں ۔ اور یہ لوگ بہت ہی اچھے رفیق ہیں ۔

گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور پیروی کے نتیجہ میں اُمتِ محمدیہ میں اُمتی نبی مبعوث ہو سکتا ہے ۔

عامۃ المسلمین کا اعتقاد

اب غیر از جماعت مسلمانوں کا یہ اعتقاد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تینوں قسم کی نبوت کلّی طور پر بند ہو چکی ہے ۔ اور آپؐ کے بعد کوئی شخص خواہ وہ کسی قسم کی نبوت کا حامل ہو تا قیامت نہیں آ سکتا ۔ اور نہ صرف یہ کہ دوسری اُمتوں میں سے کسی فرد کو نبوت کا مقام نہیں ملے گا ۔ بلکہ خود اُمتِ محمدیہ کے افراد بھی کمالاتِ نبوت کے حصول سے یکسر محروم و بے نصیب رہیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیا ہے ۔ اور خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپؐ نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں ۔

ایک طرف نبوت کے بالکل بند ہو جانے پر اتنا زور ۔ اور دوسری طرف یہ عقیدہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چھ سو برس قبل حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت یعنی تورات کی خدمت کے لئے مستقل نبوت پاکر مبعوث ہوئے تھے اب دوبارہ دُنیا میں آئیں گے ۔ اور اُمتِ محمدیہ کی اصلاح فرمائیں گے ۔ اور پھر لطف کی بات یہ ہے کہ وہ ساتھ ہی یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے سے ختم نبوت میں کسی قسم کا خلل واقع نہیں ہوتا ۔ ظاہر ہے کہ اس مفہوم میں اوّل تو صریح تضاد پایا جاتا ہے اور دوسرے اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک اور کسرِ شان لازم آتی ہے کہ نعوذ باللہ حضورؐ نے دُنیا میں فیضانِ الٰہی کو ہمیشہ ہمیش کے لئے بند کر دیا ۔ اور پھر آپؐ کی اُمت کو خیرِ اُمت ہونے کے باوجود ایک غیر قوم کے نبی کا محتاج ہونا پڑا ۔

جماعت احمدیہ کا عقیدہ

اس کے بالمقابل جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پہلی دو قسم کی نبوتوں کا سلسلہ تو کلّی طور پر بند ہو چکا ہے یعنی نہ تو اب کوئی صاحبِ شریعت نبی آ سکتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت آخری شریعت ہے ۔ اور نہ ہی اب بغیر شریعت کے ہی کوئی ایسا نبی آ سکتا ہے جس نے مستقل حیثیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے آزاد رہ کر نبوت پائی ہو ۔ کیونکہ اس سے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت تامہ کاملہ کی ہتک لازم آتی ہے ۔ مگر تیسری قسم کی نبوت جو ظلی اور اُمتی نبوت کہلاتی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور آپؐ کے فیض سے مستفیض ہونے کے نتیجہ میں آپؐ کی غلامی میں مل سکتی ہے ۔ کیونکہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تامہ کاملہ کی ہتک نہیں بلکہ آپؐ کی نبوت کا کمال اور

آپؐ کی قوتِ قدسیہ کا اثر ثابت ہوتا ہے۔ ہمارے اس اعتقاد کی رُو سے ختمِ نبوت کی مُہر بھی ہرگز نہیں ٹوٹتی اور نہ آنحضرت صلعم کے آخری نبی ہونے میں کوئی رخنہ پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ نبیٔ متبوع اور فیض دہندہ ہونے کے لحاظ سے اس صورت میں بھی آپؐ دراصل آخری نبی رہتے ہیں۔

اس حقیقت کے پیشِ نظر ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے کے عقیدہ کو ختمِ نبوت کے منافی اور آنحضرت صلعم کی شان کے خلاف سمجھتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے آنحضرت صلعم کی بعثت سے پہلے براہِ راست نبوت کا منصب پایا تھا۔ لہٰذا ایسے شخص کا آنحضرت صلعم کی اُمّت کی اصلاح کے لئے مبعوث ہونا جس کی نبوت آنحضرت صلعم کی مرہونِ منّت نہیں ہمارے سید و مولا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے موجبِ ہتک اور ختمِ نبوت کی مُہر کو توڑنے والا ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ "ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی" میں فرماتے ہیں :-

"ہمارا یہ ایمان ہے کہ آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن ہے اور بعد اس کے قیامت تک اِن معنوں سے کوئی نبی نہیں ہے جو صاحبِ شریعت ہو یا بلا واسطہ متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وحی پا سکتا ہو۔ بلکہ قیامت تک یہ دروازہ بند ہے۔ اور متابعتِ نبوی سے نعمتِ وحی حاصل کرنے کے لئے قیامت تک دروازے کھلے ہیں۔ وہ وحی جو اتباع کا نتیجہ ہے کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ مگر نبوت شریعت والی یا نبوت مستقلہ منقطع ہو چکی ہے۔

ولا سبیل إلیہا الیٰ یوم القیامۃ"

اسی طرح آپؐ نے نہایت ہی واشگاف الفاظ میں یہ حقیقت بیان فرمائی ہے کہ :-

"اگر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمّت نہ ہوتا اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرفِ مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے اُمّتی ہو۔ پس اسی بناء پر میں اُمّتی بھی ہوں اور نبی بھی۔"

(تجلیاتِ الٰہیہ طبع اوّل صفحہ ۲۵)

ختمِ نبوت کے یہ معنی اور تشریح کرنے میں حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ منفرد نہیں ہیں۔ بلکہ بزرگانِ سلف اور اکابر علماءِ اُمّت کے اقوال سے بھی جماعتِ احمدیہ کے اس مؤقف کی تائید ہوتی ہے۔ ان میں سے چند اقوال آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں :-

(۱) حضرت مولانا عبدالحی صاحبؒ فرنگی محل لکھنوی فرماتے ہیں :-

"علمائے اہلِ سنت بھی اس امر کی تصریح کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عصر میں کوئی نبی صاحبِ شرعِ جدید نہیں ہو سکتا۔ اور نبوت آپؐ کی تمام مکلفین کو شامل ہے۔ اور جو نبی آپؐ کے ہم عصر ہوگا وہ متبعِ شریعتِ محمدیہ ہوگا۔ پس بہر تقدیر بعثتِ محمدیہ عام ہے۔"

(دافع الوساوس فی اثر ابن عباس صفحہ ۱۶)

اور اسی کتاب کے صفحہ ۱۲ پر تحریر فرماتے ہیں :-

"کیونکہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا زمانہ میں آنحضرت صلعم کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں۔ بلکہ صاحبِ شرعِ جدید ہونا البتہ ممتنع ہے۔"

(۲) حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ نانوتوی بانیٔ مدرسہ دیوبند تحریر فرماتے ہیں :-

"سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپؐ کا زمانہ انبیاءِ سابق کے زمانہ کے بعد اور آپؐ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم و تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقامِ مدح میں ولٰکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین فرمانا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔"

(تحذیر الناس صفحہ ۳)

اور اسی کتاب کے صفحہ ۲۸ پر تحریر فرماتے ہیں :-

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ؐ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"

(۳) حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ شہید دہلوی فرماتے ہیں :-

"ہیچ کمال غیر از نبوتِ بالاصالت ختم نگردیدہ در مبدأ فیاض بخل و دریغ نکن نیست" (مقاماتِ مظہری صفحہ ۸۳)

یعنی سوائے نبوت بالاصالت کے کوئی کمال ختم نہیں ہوا۔ اور مبدأ فیاض میں بخل و دریغ جائز نہیں۔

(۴) حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ محدث دہلوی تحریر فرماتے ہیں :-

"وَخُتِمَ بِہِ النَّبِیُّوْنَ اَیْ لَا یُوْجَدُ مَنْ یَّاْمُرُہُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ بِالتَّشْرِیْعِ عَلَی النَّاسِ" (تفہیماتِ الٰہیہ تفہیم ۵۳)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپؐ کے بعد ایسا شخص نہیں ہو سکتا جسے خدا تعالےٰ شریعت دیکر لوگوں کے لئے مامور فرمائے۔

(۵) حضرت امام عبدالوہاب شعرانیؒ الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۴۲ میں تحریر فرماتے ہیں :-

"وَقَوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا رَسُوْلَ ۔ اَلْمُرَادُ بِہٖ لَا مُشَرِّعَ بَعْدِیْ"

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ حضور کے بعد کوئی شریعت لانے والا نبی نہ ہوگا۔

(۶) عارفِ ربانی سید عبدالکریم جیلانی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں :-

"فَانْقَطَعَ حُکْمُ نُبُوَّۃِ التَّشْرِیْعِ بَعْدَہٗ وَکَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ ۔" (الانسان الکامل باب ۳۶)

یعنی نبوتِ تشریعی کا حکم بند ہو چکا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔

(۷) شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب فتوحاتِ مکیہ میں مختلف مقامات پر اس مسئلہ کی وضاحت فرمائی ہے۔ چنانچہ جلد ۲ صفحہ ۳ میں تحریر فرماتے ہیں :-

"اِنَّ النُّبُوَّۃَ الَّتِیْ انْقَطَعَتْ بِوُجُوْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلّم انّما ھی نُبُوَّۃُ التَّشْرِیْعِ لا مقامھا فلا شرعٌ یکون ناسخًا لشرعہٖ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم ولا یزید فی شرعہٖ حُکْمًا وھذا معنی قولہٖ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم انّ الرِّسالَۃَ وَالنُّبُوَّۃَ قد انقطعت فلا رسولَ بعدی ولا نبیَّ ۔ اَیْ نبیَّ یکونُ علیٰ شرعٍ یُخالف شرعی۔ بل اذا کان یکون تحتَ حُکْمِ شریعتی ولا رسولَ اَیْ لَا رسولَ بَعْدِیْ الیٰ احدٍ مِّنْ خَلْقِ اللّٰہِ بِشَرْعٍ یَدْعُوْھُمْ اِلَیْہِ فھٰذا ھو الَّذِیْ انقطع وسُدَّ بابُہٗ لا مقامُ النُّبُوَّۃِ ۔"

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے جو نبوت بند ہوئی ہے وہ تشریعی نبوت ہے نہ کہ مقامِ نبوت۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو منسوخ کرنے والی یا اس میں کسی قسم کی ایزادی کرنے والی کوئی شریعت نہ ہوگی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا بھی کہ میرے بعد نبوت اور رسالت بند ہو گئی ہے اور میرے بعد اب نبی اور رسول نہ ہوگا۔ یہی مطلب ہے کہ کوئی ایسا نبی نہ ہوگا جو میری شریعت کے مخالف ہو بلکہ جب ہوگا میری شریعت کے ماتحت ہوگا۔ اسی طرح کوئی ایسا رسول نہ ہوگا جو نئی شریعت کی طرف لوگوں کو دعوت دے۔ پس نبوت کے منقطع ہونے اور اس کے دروازے بند ہونے کے یہ معنے ہیں۔ نہ یہ کہ مقامِ نبوت اب کسی کو مل نہیں سکتا۔

(۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں :-

"قُوْلُوْا اِنَّہٗ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ ۔"

(دُرِّ منثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴ و تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء تو بیشک کہو لیکن یہ نہ کہو کہ حضورؐ کے بعد نبی نہیں۔

(۹) امام محمد طاہر سندھی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵ میں حضرت عائشہؓ کے اس قول کو درج کرکے تحریر فرماتے ہیں :-

"ھذا ناظرًا الیٰ نزول عیسٰی وھذا ایضًا لا ینافی حدیثُ لا نبیَّ بعدی لانّہٗ اراد لا نبیَّ ینسخ شرعَہٗ ۔"

یعنی ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کا یہ قول مسیح موعود نبی اللہ کی آمد کو مدنظر رکھ کر فرمایا گیا ہے اور حدیث لا نبیّ بعدی کے مخالف نہیں۔ کیونکہ اس حدیث سے مُراد یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد ایسا نبی نہ ہوگا جو حضورؐ کی شریعت کو منسوخ کر دے۔

(۱۰) ابن ماجہ جلد اوّل کتاب الجنائز صفحہ ۲۳۷ میں جو صحاح ستہ میں حدیث کی بڑی معتبر کتاب ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت آئی ہے کہ حضورؐ نے اپنے بیٹے ابراہیمؓ کی وفات پر فرمایا "لو عاش (ابراھیم) لَکَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا" یعنی اگر (میرا بیٹا ابراہیم) زندہ رہتا تو ضرور صدیق نبی بنتا۔

اس حدیث کو صحیح ثابت کرنے کے بعد مشہور محدث ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب موضوعاتِ کبیر صفحہ ۵۸ و صفحہ ۵۹ میں تحریر فرماتے ہیں :-

"قلتُ مَعَ ھذا لو عاش ابراھیمُ وَصار نبیًّا وکذا لو صار عُمَرُ نبیًّا لکانَ مِنْ اَتْبَاعِہٖ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم .... فلا یُناقض قَوْلَہٗ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ اِذِ الْمعنی اَنّہٗ لا یأتی نبیٌّ ینسخُ مِلَّتَہٗ وَلَمْ یَکُنْ مِنْ اُمَّتِہٖ ۔"

یعنی میں کہتا ہوں کہ اس کے ساتھ اگر ابراہیمؓ زندہ رہتے اور نبی ہو جاتے نیز اگر حضرت عمرؓ نبی ہو جاتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین میں سے ہوتے ...... پس یہ آیت خاتم النبیین کے مخالف نہیں۔ کیونکہ خاتم النبیین کے معنے یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب نبی نہیں آسکتا جو آپؐ کی شریعت کو منسوخ کرے۔ اور آپؐ کی اُمّت میں سے نہ ہو۔ (باقی آئندہ)

اخبارِ قادیان

• مکرم بشارت جمیل صاحب امریکہ اور مکرم عبدالباری صاحب کینیڈا مع اہل و عیال مورخہ ۸ر جنوری کو بعد زیارتِ مقاماتِ مقدسہ واپس تشریف لے گئے۔

• مکرم ڈاکٹر میاں محمد طاہر صاحب مورخہ ۶ر جنوری کو زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے امریکہ سے تشریف لائے اور مورخہ ۸ر جنوری کو واپس تشریف لے گئے۔ اسی طرح مکرم عبدالعزیز صاحب بھی امریکہ سے ۶ر جنوری کو تشریف لائے اور ۷ر جنوری کو واپس تشریف لے گئے۔

• مکرم ہدایت اللہ صاحب حبشی جرمن سے مورخہ ۷ر جنوری کو مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔ اور مورخہ ۱۱ر جنوری کو واپس تشریف لے گئے۔ محترم موصوف نے مورخہ ۷ و ۸ر جنوری کو جلسہ سالانہ ربوہ کے سفر کے تاثرات اور قبولِ احمدیت کے ایمان افروز واقعات سنائے اسکی مفصل رپورٹ دوسری جگہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

• مورخہ ۸ر جنوری کو مکرم غلام رسول صاحب آف مانچسٹر اور مکرم رشید احمد صاحب آف لندن جو مکرم چوہدری سکندر خان صاحب کے برادرِ نسبتی اور خانہ زاد بھائی ہیں مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔

صوبہ یوپی کی متعدد جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ

از مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ کے فضل اور نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان دارالامان کے ارشاد کے مطابق خاکسار نے ۲ ر نبوت (نومبر) سے دورہ شروع کیا اور ۷ ر فتح (دسمبر) کو بخیریت تمام قادیان دارالامان پہنچ گیا۔ آگرہ، مین پوری، فتح پور، شاہجہانپور، بریلی، میرٹھ، بیجوپورہ، رڑکی، میں انفرادی تبلیغ و تربیت، اور درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا گیا۔ باقاعدہ کوئی اجلاس نہ ہو سکا باقی مقامات پر باقاعدہ تبلیغی اجلاسات اور تبادلہ خیالات کا اہتمام کیا گیا۔ اختصاراً رپورٹ درج ذیل ہے۔

صالح نگر یہ ملکانہ علاقہ کی جماعت ہے جو حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی اولوالعزمی کی درخشندہ مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بستی میں بڑے بڑے پُر عظمت نشان اسلام و احمدیت کے دکھلائے اور تحریک احمدیت کی شدید مخالفت کے باوجود یہاں جماعت قائم ہو گئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک مخلص جماعت قائم ہے۔ بعد نمازِ فجر قرآن کریم کی آیتِ استخلاف کی روشنی میں درس دیا۔ رات کو جلسہ عام ہوا۔ ڈیڑھ گھنٹہ تک خاکسار نے "صداقتِ احمدیت" پر قرآن و حدیث کی روشنی میں تقریر کی یہ ایک دیہاتی جماعت ہے۔ بوائی کا موسم ہونے کے باوجود احمدی احباب کے علاوہ بعض غیر احمدی اور غیر مسلم بھی اور کثیر تعداد میں برعایت پردہ خواتین بھی شریک جلسہ ہوئیں۔ جلسہ ۳ ر نبوت کو بستی کے وسط میں منعقد ہوا۔

سانڈھن سانڈھن کی جماعت بھی صالح نگر کی طرح ایک ملکانہ جماعت ہے۔ یہاں احمدیوں کی تعداد زیادہ ہے۔ دونوں جگہ احمدیہ مساجد بھی ہیں۔ یہاں عزیز مولوی بشارت احمد صاحب محمود بطور مبلغ متعین تھے۔ یہ دونوں جماعتیں خلافتِ ثانیہ میں قائم ہوئیں۔ سانڈھن میں خطبہ جمعہ اور بعد نماز فجر درس القرآن و حدیث کے علاوہ دو تبلیغی اجلاس بھی ہوئے۔ احمدی اور غیر احمدی دوستوں کے علاوہ کثیر تعداد میں ۷، ۸ ر فتح کو غیر مسلم بھی بڑی عقیدت سے جلسہ میں شریک ہوئے پہلے روز ڈیڑھ گھنٹہ دوسرے روز دو گھنٹہ تک خاکسار نے تقریر کی ۳۰ منٹ کی ایک تقریر عزیز مولوی بشارت احمد صاحب محمود نے بھی صداقت پر کی۔

دھنسن پور یہاں چند سال قبل خلافتِ ثالثہ کے مبارک دور میں جماعت قائم ہوئی ہے مکرم کریم بخش صاحب اور موصوف کے چاروں بھائی مع اہل و عیال احمدیت قبول کر چکے ہیں۔

۴ ر کی رات کو یہاں اجلاس ہوا۔ احمدی غیر احمدی بالخصوص غیر مسلم افراد نے شرکت فرمائی ڈیڑھ گھنٹہ تک تقریر جاری رہی۔ مکرم کریم بخش صاحب اور دوسرے نئے احمدیوں کے ذریعہ سے اس علاقہ میں سنجیدہ غیر مسلم افراد کافی متاثر ہیں۔ اسلامی اصول کی فلاسفی کے ہندی ترجمہ نے اس علاقہ میں ایک انقلاب برپا کر دیا ہے۔ غیر مسلم دوست نہ صرف یہ کہ خود متاثر ہیں بلکہ پُر زور تبلیغ بھی کرتے ہیں۔

بہوہ بہوہ یہاں سے چند میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں بھی نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ غیر احمدیوں کی جانب سے سوشل بائیکاٹ کا سلسلہ کافی دنوں تک جاری رہا جو اب ختم ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں بھی صداقت احمدیت کے بڑے بڑے نشانات دکھائے ہیں۔ ۱۶ ر نبوت کو مکرم عید بخش صاحب ایک مخلص احمدی کے مکان پر اجلاس ہوا۔ ڈیڑھ گھنٹہ تک خاکسار نے تقریر کی لاؤڈ سپیکر کا بہت اچھا انتظام تھا۔ غیر احمدی جلسہ گاہ میں تو نہیں آئے دور بیٹھ کر سنتے رہے غیر مسلم دوستوں نے بڑی دلجمعی سے تقریر کو سماعت فرمایا بعد ازاں سوالات اور جوابات کا سلسلہ بھی جاری رہا اور غیر مسلموں نے بہت اچھے خیالات کا اظہار فرمایا۔ یہاں بھی غیر مسلم دوست احمدیت کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

کانپور کانپور میں مکرم محمد حمید صاحب سولیجہ اور مکرم محمد احمد صاحب سولیجہ صدر و سکریٹری مال کے مکان پر قیام رہا۔ ۱۷ ر نبوت کو مکرم محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی کے مکان پر لجنہ اماء اللہ کے ایک اجلاس کو ایک گھنٹہ تک خطاب کیا۔ غیر احمدی مستورات بھی کافی تعداد میں مدعو تھیں۔ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی حلقہ چمن گنج نے اجلاس کو کامیاب بنانے میں ذاتی دلچسپی لی۔ چمن گنج کے احمدی بھی سلسلہ کے کاموں میں پورا پورا تعاون کرتے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ صوبائی کانفرنس منعقدہ کانپور میں انہی خدام نے پندرہ دن تک شب و روز ایک کر کے نمایاں رنگ میں خدمات انجام دیں۔ افسوس کہ گذشتہ رپورٹ میں ان کے نام سہواً رہ گئے تھے۔ بہر حال سلسلہ کے کاموں میں چمن گنج کے خدام بھی ہمیشہ پیش پیش رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی پیش پیش رہنے کی انہیں توفیق عطا فرماوے۔

لکھنؤ ۱۸ ر نبوت مکرم سیٹھ بشیر احمد صاحب کے مکان پر بعد نمازِ عصر اجلاس منعقد ہوا۔ ڈیڑھ گھنٹہ تک خاکسار نے احباب جماعت سے خطاب کیا ایک سنجیدہ غیر احمدی دوست بھی شریک ہوئے سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ بھی جاری رہا۔ احبابِ جماعت نے بتایا کہ لکھنؤ میں ایک بہت بڑے غیر احمدی عالم ہیں وہ اس شرط پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں کہ پہلے ایڈیشن کی کتب ہوں تو خاکسار نے بتایا کہ یہ شرط دو طور سے نامناسب ہے۔ اول اس طور سے کہ جو کتب ستّر استی سال قبل شائع ہو چکی ہیں اور اسّی کے قریب ہیں ان سب کا پہلا ایڈیشن مہیا کرنا آسان کام نہیں۔ کسی مصنف کی کتب کے ساتھ ایسی شرط لگانا غیر معقول ہے۔ اگر موصوف کو یہ خیال ہو کہ احمدیوں نے بعد کے ایڈیشن میں کوئی ترمیم کر لی ہوگی تو واضح ہو کہ کسی بھی مخالفِ احمدیت کو یہ جرأت کبھی نہیں ہوئی کہ وہ جماعت احمدیہ پر یہ الزام لگا سکے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فلاں کتاب کے کسی نئے ایڈیشن میں احمدیوں نے فلاں رد و بدل کیا ہے۔ پس دونوں طور سے کسی عالم کا ایسی شرط لگانا مناسب نہیں ہے۔

اودے پور کٹیا اودے پور کٹیا میں مورخہ ۱۹ ر نبوت کو نمازِ جمعہ ادا کی گئی اور رات کو ایک جلسہ سے خطاب کیا غیر احمدی دوست بھی کثیر تعداد میں شریک جلسہ ہوئے اور اچھا اثر لیا۔

بہادر آباد ۲۷ ر نبوت کو بہادر آباد کی لائبریری میں مکرم محمد یعقوب صاحب نے اجلاس کا انتظام کیا۔ سوا گھنٹہ تک خاکسار نے حاضرین سے خطاب کیا سامعین کرام میں اکثریت پڑھے لکھے غیر مسلموں کی تھی بعدہٗ سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ جاری رہا۔

حاضرین احمدیت کی اعلیٰ تعلیمات سے بہت متاثر ہوئے اور انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ ایسا سلسلہ کم از کم ایک ہفتہ تک جاری رہنا چاہیئے تاکہ احمدیت کا ہر پہلو نمایاں ہو کر سامنے آ جائے۔ مکرم محمد یعقوب صاحب بذریعہ لٹریچر اچھی تبلیغ کرتے ہیں۔ اسلامی اصول کی فلاسفی نے اس علاقہ میں بھی طبائع میں ایک انقلاب برپا کیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

گوپالی گوپالی دیوبند سے پانچ میل کی دوری پر واقع ہے۔ جو مکرم محمد الیاس صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کا آبائی وطن ہے موصوف چند روز کی رخصت پر یہاں تشریف فرما تھے۔ ۲۰ ر نبوت کو ہم لوگ گوپالی پہنچ گئے یہاں بھی خلافت ثالثہ کے مبارک دور میں جماعت قائم ہوئی۔ مکرم محمد زاہد صاحب نے کہا کہ اگر دیوبند کے کسی عالم سے پُر امن ماحول میں تبادلہ خیالات ہو جائے تو آپ اس کے لئے تیار ہیں خاکسار نے کہا میں بالکل تیار ہوں۔ موصوف دیوبند گئے لیکن ناکام واپس لوٹے۔ معلوم ہوا کہ ایک مولوی صاحب آئے بھی مگر چھپے رہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ آج سے سات سال قبل اللہ تعالیٰ دیوبندی علماء کو کھینچ کر میرے سامنے بجو پورہ میں لے آیا تھا۔ اس میں سہارنپور اور رڑکی وغیرہ کے علماء بھی تھے اور ایک فیصلہ کن مباحثہ ان علماء نے خاکسار کے ساتھ کیا تھا اس مباحثہ میں ان دیوبندی علماء کو ایسا لاجواب ہونا پڑا تھا کہ جسے وہ بھول نہیں سکتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ یہ لوگ احمدیت کے خدام کے سامنے آنے کی جرأت نہیں کرتے۔ انفرادی تبلیغ کا سلسلہ دن بھر جاری رہا ایک دیوبند کے عالم بھی اس میں موجود تھے مگر ان کو ایک لفظ بھی بولنے کی جرأت نہ ہوئی مگر جب ہم لوگ وہاں سے روانہ ہو گئے تو عزیزم افتخار المجیب صاحب احمدی نوجوان نے بتایا کہ انہوں نے کذب بیانی کرنا شروع کی اور کہا کہ میں نے احمدی مبلغ پر ایک اعتراض کر کے لاجواب کر دیا تھا۔ اس پر افتخار المجیب صاحب نے ان سے کہا کہ میں تو موجود تھا آپ کو تو ایک لفظ بھی بولنے کی جرأت نہیں ہوئی تھی آپ عالم ہو کر مسجد کے سامنے کھڑے ہو کر اتنا بڑا جھوٹ بول رہے ہیں۔ رات کو انہی مولوی صاحب نے کچھ اعتراضات ختم نبوت کے موضوع پر پیش کئے تھے اور مسجد کے پیش امام صاحب نے بھی ایک بے ربط تقریر احمدیت کی مخالفت میں کی۔ مکرم محمد الیاس صاحب کے والد صاحب اگرچہ ابھی تک احمدی نہیں ہیں۔ تاہم سنجیدہ آدمی ہیں انہوں نے دورانِ تقریر ہی سوالات پیش کر دئے جن کے جوابات ان سے بن نہ پڑے۔ اور باوجود کوشش اور اصرار کے احمدی مبلغ کے سامنے آنے کے لئے آمادہ نہ ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری بستی میں احمدیت کا پیغام احسن رنگ میں پہنچ گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

شاملی شاملی میں مکرم بابو محمد یوسف صاحب احمدیت سے کافی متاثر اور عوام میں احمدی مشہور بھی ہیں۔ آپ کے حلقہ احباب میں بعض اور بھی نیک طبع افراد ہیں۔

(باقی ملاحظہ کیجئے صفحہ ۱۱ کالم ۲ پر)

منقولات

مکہ میں حج کے موقع پر بھیانک آگ سے ایک ہزار دس حاجی ہلاک ہوئے

۲۸۶ کاریں اور بسیں و ٹرک بھی جل گئے — اس قیامت خیز آگ کا آنکھوں دیکھا احوال

ایک پاکستانی جرنلسٹ مسٹر لطیف آذر کی رپورٹ

دو ہفتہ پہلے حج کے موقع پر مکہ میں خیموں کے شہر میں جہاں لاکھوں حاجی ٹھہرے ہوئے تھے اچانک آگ بھڑک اُٹھی تھی۔ جس میں بھاری مالی اور جانی نقصان ہوا تھا۔ اِس واقع کے متعلق پاکستانی جرنلسٹ مسٹر لطیف آذر کی رپورٹ لاہور کے اخبار نوائے وقت مورخہ ۲۵ر دسمبر ۱۹۷۵ء میں شائع ہوئی ہے۔

وہ لکھتے ہیں :-

دس ذی الحجہ کو یعنی حج بیت اللہ کے تیسرے روز ابھی لوگ نماز جمعہ سے فارغ ہوئے تھے بہت سے جمرہ (شیطان) عقبہ کی رمی اور سنت ابراہیمی کی تکمیل میں مصروف تھے کہ اچانک میدانِ منیٰ میں قیامت ٹوٹ پڑی۔ قدرت خداوندی ہم گنہگاروں میں سے کسی کی خطاؤں پر غضب میں آگئی۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے مسجد خیف کے شمال میں واقع مکہ کے جبلی خانہ کے اردگرد پانچ چھ ہزار خیموں پر مشتمل بستی خاک کے ڈھیر میں بدل گئی۔ بڑی تعداد میں حجاج کرام اپنے رب کو پیارے ہو گئے۔ ہزاروں کا سامان راکھ ہو گیا۔ متاثرین میں تیرہ سو پاکستانی اور بنگلہ دیشی ایک ہزار حجاج شامل ہیں۔ تاہم جانی نقصان صرف ایران نائیجریا اور چند دوسرے افریقی ملکوں کو پہنچا۔ البتہ آگ لگنے کی واردات کے وقت سے سیالکوٹ کے نور حسین گوجرانوالہ کے حیات محمد احمد دین نذر حسین لاپتہ ہیں۔ خیال اغلب ہے کہ وہ کہیں راستہ بھٹک گئے ہیں۔ اور مکہ معظمہ میں اپنے ٹھکانے پر پہنچ جائیں گے۔

ابتدائی تحقیقات کے مطابق ایک ایرانی خاتون قربانی کا بکرا گیس سلنڈر پر روسٹ کر رہی تھی کہ ایک کپڑا جو لہے پر آ کر گرا۔ اور آگ خیمے تک پہنچ گئی اور پھر تند و تیز ہوا کے جھونکے دھوئیں کے کالے بادلوں کو پھیلانے چلے گئے جس وقت آگ لگی ہماری گاڑی مسجد خیف کے بالکل سامنے جائے واردات سے ایک میل دُور کھڑی تھی۔ تاہم پس منظر میں پہاڑی سلسلہ اور زمین نشیب ہونے کی وجہ سے دھوئیں کے بادل ہمیں صاف دکھائی دے رہے تھے تھوڑی دیر کے بعد دھماکوں کے ساتھ آگ کے بھبوکے اُٹھنے لگے۔ معلوم ہوا گیس کے سلنڈر پھٹ رہے ہیں۔ ایرانیوں کے ہر خیمے میں گیس کے چار پانچ سلنڈر موجود تھے جو پھیلتی ہوئی آگ کی تپش سے یکے بعد دیگرے بموں کی طرح پھٹ رہے تھے۔ ہر ایک سلنڈر پھٹنے کے ساتھ چالیس سے پچاس فٹ بلند شعلہ بلند ہوتا۔ اور دو چار نئے خیمے آگ کی لپیٹ میں آجاتے۔

میدانِ منیٰ میں جہاں حجاج کرام کو دسویں ذی الحجہ سے بارہویں ذی الحجہ تک یعنی تین روز تک قیام کرنا ہوتا ہے ہر ایک شاہراہ اور گلی میں پندرہ پندرہ فٹ پر سعودی عرب کی پولیس کا پہرہ ہوتا ہے وزارت داخلہ وزارت صحت منطقہ مکہ معظمہ کے امیر (گورنر) وزارت خارجہ وزارت عدل اور بہت سے دوسرے دفاتر۔ سینکڑوں رضا کار ان کے علاوہ ہیں۔ لیکن اس حقیقت کے باوجود کہ منیٰ کا ایک اپنا الگ فائر بریگیڈ بھی موجود ہے۔ فائر بریگیڈ پورا ایک گھنٹہ تاخیر کے ساتھ راہگیر حجاج کرام کو روندتا ہوا جائے واردات پر پہنچا۔ البتہ پولیس کی گاڑیاں دس پندرہ منٹ قبل علاقے کو اپنے گھیرے میں لے چکی تھیں۔ اور لوگوں کو جلتے ہوئے خیموں کی جانب بڑھنے سے روک رہی تھیں۔ سعودی عرب کی پولیس احکامات کی تکمیل کے سلسلہ میں انتہائی سخت گیر واقعہ ہوئی ہے حکام بالا کا حکم تھا کہ کسی شخص کو قریب نہ جانے دیا جائے تاکہ لوٹ مار نہ ہو سکے۔ اس حکم کی من و عن تعمیل کی گئی۔ اگر ذرا سی نرمی برتی جاتی تو حجاج کرام کا ہجوم غیر جذبہ ترحم کے تحت اتنا بڑا نقصان نہ ہونے دیتا۔ منیٰ کا فائر بریگیڈ بھی آگ پر قابو نہ پا سکا۔ اولاً آگ بجھاتے وقت اس حقیقت کو پیش نظر نہ رکھا گیا کہ اکثر خیموں میں مٹی کا تیل موجود تھا۔ اور تیز ہوا آگ کو تیزی کے ساتھ پھیلا رہی تھی۔ ایسی آگ کو پانی کے ساتھ نہیں بجھایا جا سکتا۔ (۲) آگ کو پیچھے کی بجائے آگے سے بجھانا چاہیئے تھا۔ (۳) منیٰ میں اگرچہ ۳۷۵۹۸ حجاج کرام کے لئے پینے کے پانی کا خاصا انتظام تھا۔ (معقول نہیں) لیکن آگ بجھانے کے لئے پانی کا سرے سے کوئی بندوبست موجود نہیں۔ (۴) پولیس کو متاثرہ علاقہ کو نرغے میں لینے کے ساتھ گھرے ہوئے لوگوں کو نکالنے پر بھی توجہ دینی چاہیئے تھی۔ (۵) اس حقیقت کو مد نظر رکھنا چاہیئے تھا کہ امداد دوسرے افراد کو نقصان پہنچائے بغیر کی جانی چاہیئے تھی۔ اگرچہ آگ لگنے کی اس واردات میں مرنیوالوں کی صحیح تعداد اس وقت بھی معلوم نہیں ہو سکے گی جب سب حجاج اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے جائیں گے۔

اور دخول خروج جمع تفریق ہو جائیگا۔ کیونکہ اکثر حجاج خود کو اس دولت مند ملک میں کھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تاہم ایک عرب نے صفا ریڈیو کے حوالے سے بتایا ہے کہ اس واردات میں ایک ہزار دس افراد ہلاک ہوئے ہیں آگ لگنے کے اگلے روز جب ہم قدرتی موت مرنے والے ایک پاکستانی کی میت کو جمع کرانے کے لئے منیٰ کے ہسپتال میں گئے تو ہسپتال کے باہر چبوترے پر جلی سڑی اور سکڑ کر پچکی ہوئی ستر اسی نعشیں ایک ڈھیر کی صورت میں پڑی تھیں۔ اندر کلرک والے کمرے میں تیس کے لگ بھگ سیاہ فام افریقیوں کی ایسی نعشیں تھیں جن کے منہ یا ناک سے خون بہنے کے نشانات نمایاں تھے۔ بعض کے جسم اس طرح پچکے ہوئے تھے جیسے ان پر سے گاڑی گزری ہو اندر دو کمرے نعشوں سے بھرے پڑے تھے۔ اور باہر اَحمر نائیجریا کی دو گاڑیاں نعشوں سے بھری کھڑی تھیں۔

آگ کی شدت کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ ۲۸۶ کاریں ٹرک اور بسیں جل کر راکھ ہو گئیں۔ اگر خیموں کے سلسلوں کے درمیان تھوڑا بہت فاصلہ ہوتا۔ یعنی خیموں کی طویل قطاریں رسوں سے نہ بندھی ہوتیں تو شاید جل کر مرنے والوں کی تعداد اتنی زیادہ نہ ہوتی۔ ایرانی چونکہ منظم ہو کر آتے ہیں اس لئے ان کا جو سامان ضائع ہوا وہ پریشانی کا موجب نہ بنا۔ البتہ پاکستان بنگلہ دیش سوڈان کے جن باشندوں کا سامان آگ میں بھسم ہوا۔ اُنہیں سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ واردات کے تیسرے روز متاثرہ علاقہ میں جانے کی اجازت ملی تو ہم بھی علاقہ میں گئے تقریباً ڈیڑھ میل کے رقبہ میں ایک بھی خیمہ باقی نہیں بچ سکا۔ البتہ بسوں اور کاروں کے ڈھانچے جلے ہوئے چیتھڑے اور تیل میدان میں بکھرے نظر آ رہے تھے۔ بُو گوشت جلنے کی سڑاند تھی جس کی وجہ سے سانس لینا بھی مشکل ہو رہا تھا اس حقیقت کا مظاہرہ بھی ہوا کہ فائر بریگیڈ کا عملہ آگ نہیں بجھا سکا بلکہ شعلے اس وقت سرد ہوئے جب اردگرد اور کوئی خیمہ ان کی زد میں آنے کے لئے باقی نہ بچا تھا۔ ہوا کے رُخ کی جانب آگے پہاڑ ہی پہاڑ تھے۔ مولانا کوثر نیازی غالباً واحد غیر ملکی وزیر تھے جنہوں نے متاثرہ علاقہ کا دورہ کیا۔ اور متاثرہ خاندانوں سے اظہار ہمدردی کیا۔

(روزنامہ پرتاپ جالندھر ۶ر جنوری ۱۹۷۶ء)

بقیہ صفحہ ۹

جو احمدیت سے متاثر ہیں۔ موصوف کے ہاں رات قیام رہا۔ تھانہ بھون سے ایک ماسٹر صاحب بھی اسی موقعہ پر تشریف لائے ہوئے تھے جو احمدیت سے بہت زیادہ متاثر ہیں۔ ایک اور بھی تبلیغی جماعت کے نیک طبع صدر احمدیت سے متاثر ہیں۔ ان سے تبادلہ خیالات بھی ہوا جو کافی طویل ہو گیا۔ مگر دوسرے روز ناشتہ پر موصوف نے اپنی غلطی کا اعتراف بھی کیا۔ اور بتایا کہ میں دل سے حضرت مسیح موعودؑ کی تصدیق کرتا ہوں۔ موصوف کے بچے بھی نیک طبع ہیں اور یہ سب لوگ بڑی عقیدت کے ساتھ اسلامی اصول کی فلاسفی کو زیر مطالعہ رکھتے ہیں۔ محترم بابو صاحب کے بچے بھی احمدیت سے پوری طرح متاثر ہیں۔ محمد بابو صاحب کی اہلیہ محترمہ گذشتہ سال بیعت کر چکی ہیں۔ بڑے خلوص کے ساتھ یہ لوگ پیش آئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

انبیٹھ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے جماعت قائم ہے۔ مسجد احمدیہ میں رات کو عزیز مولوی محمد عمر صاحب مبلغ رڑکی کی تلاوت قرآن کریم سے اجلاس شروع ہوا۔ ڈیڑھ گھنٹہ تک خاکسار نے خطاب کیا۔ لاؤڈ سپیکر کا اچھا انتظام تھا۔ یکم دسمبر کو یہ اجلاس منعقد ہوا۔

سہارنپور ۲ر دسمبر کو ہم لوگ سہارنپور پہنچ گئے رات آٹھ سے دس بجے تک ایک شیعہ عالم جناب اخلاق حسین صاحب کے ساتھ تبادلہ خیالات ہوا۔ سات سال قبل بھی موصوف کے ساتھ تبادلہ خیالات ہو چکا تھا جبکہ موصوف نے حضرت مسیح موعودؑ کی عربی تصنیف حمامة البشریٰ سے "حیات مسیح" ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی تھی۔

"دھرالہ" میں بھی جو سہارنپور سے بارہ چودہ میل کے فاصلہ پر ہے ہمارے مخلص نوجوان مکرم حمید اللہ خاں صاحب افغانی ہیں جنہیں خلافت ثالثہ کے مبارک دَور میں احمدیت کو قبول کرنے کی توفیق ملی وہاں بھی ایک رات قیام کیا دعائیں کرنے کا موقعہ ملا۔ علاقہ دیوبند تھانہ بھون گنگوہ نانوتہ وغیرہ دینی علمی اور تاریخی اعتبار سے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ خلافت ثالثہ کے دور میں اس علاقہ میں متعدد تعلیم یافتہ پُر خلوص اور نوجوان احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ اور بہت عصائے متاثر بھی ہیں۔ بزرگان سلسلہ درویشان کرام و احباب سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد اس علاقہ کو احمدیت کے نور سے منور کر دے۔ آمین۔

شکریہ احباب اس طویل دورہ میں احباب جماعت نے ہر مقام پر پُر خلوص تعاون دیا۔ سب کا ہی مشکور و ممنون ہوں اللہ تعالیٰ سب کو اپنے بیش از بیش انعامات سے نوازے اور تبلیغی تربیتی امور میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے نیز عزیز مولوی محمد عمر صاحب مبلغ......

چند حقیقت افروز احوال و کوائف ـــ بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

بلکہ ملک کے کسی بھی کونہ میں کوئی بھی اجتماع ہو حمل و نقل کا سرکاری شعبہ خصوصیت سے اور دیگر انتظامیہ عمومی طور پر اس امر کا خیال رکھتے ہیں کہ مقامِ اجتماع تک پہنچنے اور اس میں شریک ہونے والوں کو اپنی طرف سے زیادہ سے زیادہ آرام پہنچایا جائے۔

پس دہلی میں آریہ سماج کی صد سالہ تقریب کو کامیاب بنانے میں اگر ایک طرف آریہ سماجی دوستوں کی اپنی عقیدت مندی کو بڑا دخل ہے تو ساتھ ہی ملک کی مختلف النوع انتظامیہ کے کارندوں کی فرض شناسی کا بھی حصہ ہے۔ درانحالیکہ ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والوں کی عقیدت مندی۔ صبر۔ قوتِ برداشت اور عقائدِ حقہ کے لئے ہر قسم کی قربانی دیتے چلے جانا ایسی امتیازی شان ہے جو صرف اور صرف رُوحانی جماعتوں ہی کا خاصہ ہے۔ اور اسی سے احمدیت کی صداقت روزِ روشن کی طرح ثابت ہو جاتی ہے۔ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ؟

دُعائے مغفرت

محترم نواب عبد الرحیم خالد صاحب ابن حضرت نواب محمد علی خان صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ آف مالیر کوٹلہ مورخہ ۱۹ر دسمبر ۱۹۷۵ء بروز جمعۃ المبارک، مالیر کوٹلہ میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے نشانات میں سے ایک نشان تھے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبولیتِ دعا کا روشن نشان تھے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

مرحوم کی تجہیز و تکفین مورخہ ۲۰ر دسمبر ۱۹۷۵ء کو عمل میں آئی تھی۔ اور آپ کو آپ کے خاندانی قبرستان مالیر کوٹلہ میں دفن کیا گیا۔ قادیان میں مرحوم کی نمازِ جنازہ غائب پڑھی گئی۔ احبابِ کرام مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دُعا فرماویں۔

مرزا وسیم احمد قادیان

شادی فنڈ

صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں ایک مد "شادی فنڈ" کی قائم ہے جس میں سے درویشوں کے بچوں کی شادیوں کے مواقع پر امداد دی جاتی ہے۔ اس فنڈ کو اس وقت مضبوط کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ خدا کے فضل سے درویشوں کے قریباً دو سو بچے (لڑکے اور لڑکیاں) اس وقت شادی کے قابل ہیں۔

بعض مخلص احباب نے اس فنڈ میں بہت ہی قابلِ قدر تعاون دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر بخشے۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خوشیوں کے مواقع پر اپنے درویش بھائیوں کے بچوں کی شادیوں کے لئے حسبِ حالات رقوم مد "شادی فنڈ" میں ارسال کرتے رہیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواستِ دعا

مکرم پروفیسر شکیل احمد صاحب ابن محترم حکیم خلیل احمد صاحب مرحوم حال نائیجیریا اور ان کی اہلیہ صاحبہ (جو محترم پروفیسر محمد صاحب مرحوم آف مدراس کی دختر ہیں) جلسہ سالانہ پر قادیان آئے اور انہوں نے اپنی طرف سے آٹھ صد روپے درویش فنڈ چندہ دیا اور بیگم ثریا صاحبہ کی طرف سے دو صد روپے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے آمین۔ محترم پروفیسر شکیل احمد صاحب کے ہاں تاحال کوئی اولاد نہیں۔ احباب کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جوڑے کو خادمِ دین، نیک، صالح اور عمر والی اولاد سے نوازے۔ آمین۔

(محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان)

درخواستِ دُعا خاکسار کی والدہ محترمہ کی آنکھ کا اپریشن ہونے والا ہے۔ اُن کے اپریشن کی کامیابی اور کامل صحت کے لئے تمام احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ مبلغ پانچ روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔

خاکسار: عبد الستار خاں۔ سورو (اڑیسہ)

خوش خبری

قطعات (طُغرے) اور حضرت مسیح موعودؑ و خلفاء کرام کے فوٹوز

تبلیغی اور تعلیمی و تربیتی اغراض کے پیشِ نظر عمدہ کاغذ پر جاذبِ نظر اور دیدہ زیب ڈیزائن میں حضور علیہ السلام کے الہامات اور دُعائیہ قطعات شائع کرائے گئے ہیں۔ مثلاً:۔

(۱) الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ۔ (۲) ربّ کلّ شیئٍ خادمک ربّ فاحفظنی وانصرنی وارحمنی۔ (۳) یا حفیظ یا عزیز یا رفیق۔ (۴) صد سالہ احمدیہ جوبلی کا رُوحانی پروگرام۔ (۵) بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ (۶) مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (۷) حضرت اقدس علیہ السلام کا انگریزی الہام
(I SHALL GIVE YOU A LARGE PARTY OF ISLAM)
(۸) فضائلِ قرآن مجید نظم (جمال و حُسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے)۔ (۹) کلام حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ مکمل نظم نو احمدی کی حالت (جناب مولوی تشریف لائیں گے تو کیا ہوگا)۔ (۱۰) کلام حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ مکمل نظم سلام بحضور سید الانام صلعم (بدرگاہِ ذیشانِ خیر الانامؐ) وغیرہ وغیرہ۔

نیز فوٹو نما میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو عدد پوز۔ اور حضورؑ کے تینوں خلفاءِ کرام کے فوٹوز کے علاوہ مسجد مبارک۔ مسجد اقصےٰ۔ منارۃ المسیح اور بہشتی مقبرہ کے فوٹوز بھی طبع کئے گئے ہیں۔ احبابِ کرام اعوان بکڈپو قادیان سے ایک روپیہ فی کاپی کے حساب سے طلب فرماویں۔

ضرورت مند بذریعہ ڈاک بھی طلب فرما سکتے ہیں۔ ڈاک خرچ علیحدہ ہوگا۔

قریشی عبد القادر اعوان
اعوان بُک ڈپو قادیان (انڈیا)

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دِلآویز مصنوعات

(۱) سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دِلآویز شکلیں۔
(۲) گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح مسجد اقصےٰ۔ مختلف مناظر۔ دُنیا بھر کی مساجدِ احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔
(۳) عید مُبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر

خط و کتابت کا پتہ

THE KERALA HORNS EMPORIUM
TC.38/1582 MANACAUD
TRIVANDRUM (KERALA)
PIN. 695009

PHONE :- 2351
P.B. NO. 128
CABLE :- "CRESCENT"

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے "آٹوونگس" کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹوونگس

AUTOWINGS
32 SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

وقفِ جدید کے ۱۹ ویں سال کے آغاز کا اعلان!

محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقفِ جدید کے ۱۹ اُنیسویں سال کے آغاز کا اعلان مورخہ ۲ رجنوری ۱۹۷۶ء کے خطبہ جمعہ میں فرمادیا ہے۔ حالاتِ حاضرہ کی وجہ سے تفصیلی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ اس لئے یکم صلح ۱۳۵۵ ہش بمطابق یکم جنوری ۱۹۷۶ء وقفِ جدید کے نیسویں سال کے آغاز کا اعلان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گذشتہ اقتباس وقفِ جدید سے کیا جاتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:-

"مَیں اُمید رکھتا ہوں ہماری جماعت وقفِ جدید کے کام میں بھی جس کی ابتدا یکم جنوری اور جس کی انتہا ۳۱ ردسمبر کو ہوتی ہے سالِ رواں کے مقابلہ میں آئندہ سال بہت زیادہ حصہ لے گی اپنی بساط کے مطابق (بہت زیادہ کہنے کے بعد میں رُک گیا تھا کہ جماعت تو پہلے ہی ہر کام میں بہت زیادہ حصہ لے رہی ہے اس واسطے میرا دماغ کھڑا ہو گیا کہ کہیں ضرورت سے زیادہ مطالبہ تو نہیں کر رہا) بہر حال خدا تعالیٰ نے زیادہ دیا ہے آپ کو پتہ بھی نہیں لگے گا اور نتیجہ زیادہ نکل آئیگا انشاء اللہ۔ اور نتیجہ اس لئے زیادہ نکلے گا کہ خدا تعالیٰ نے اِیاکَ نستعین کی ہماری آج کی دُعا کو قبول کیا...... جیسا کہ مَیں نے جلسہ میں بھی بتایا تھا کہ تحریکِ جدید اس سال نامساعد حالات کے باوجود آگے نکلی اگلے سال انشاء اللہ پھر آگے نکلے گی۔ یہی وقفِ جدید کا حال ہے۔ یہ ایک طریق ہے کہ نئے سال کا اعلان باضابطہ بھی کر دیا جاتا ہے۔

پس مَیں نے اعلان کر دیا۔ مَیں آپ کو یہ نہیں کہتا کہ آپ بیس ہزار اس سال کی نسبت زیادہ دیں۔ مَیں نے یہ اعلان کیا ہے کہ آپ کی دُعا ایاکَ نعبد و ایاکَ نستعین والی پہلے موقعوں پر قبول ہوئی، آج بھی آپ کی دُعا اِیاکَ نستعین خدا تعالیٰ کے فضل سے قبول ہوگی اور اللہ تعالیٰ آپ کی طاقتوں، استعدادوں اور قوتوں میں اضافہ کرے گا۔ اور اس اضافہ کا لازمی نتیجہ ہے کہ وہ آپ کی زندگیوں سے بڑھ کر ہوگی"۔

اس زمانہ میں خدمتِ اسلام کا بڑا ذریعہ اشاعتِ دین کے لئے چندہ دینا بھی ہے۔ اس لئے آپ لوگوں کا فرض ہے۔ وقفِ جدید کے چندہ میں اپنی حیثیت کے مطابق بڑھ چڑھ کر حصہ لیں بلکہ اپنے افرادِ خاندان، دوست احباب اور باقی افراد کو بھی پُر زور تحریک کر کے اس تحریک میں شامل کریں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بڑھ چڑھ کر مالی قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے تا جلد ہم میں سے ہر ایک اسلام اور احمدیت کی ترقی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے۔ آمین۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

درویشانِ قادیان

کے متعلق آپ کے مقدس اور پیارے امام ایدہُ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"درویشانِ قادیان جو اپنے ذریعۂ معاش کے انتخاب میں آپ کی طرح آزاد نہیں۔ جن کا میدانِ عمل قادیان کی مختصر بستی تک محدود ہے۔ وہ وہاں صرف اپنی نہیں، ساری جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ دُنیا باوجود اپنی وسعتوں کے اُن کے لئے محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ ان کے ذرائع معاش محدود ہیں۔ ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے خیرات کے طور پر نہیں، بلکہ **قدر دانی** اور **محبت** کے جذبات کے ساتھ ان کی ہر طرح امداد کریں"۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

دینی نصاب برائے جماعت ہائے احمدیہ بھارت

بابت امتحان سال ۱۳۵۵ ہش (۱۹۷۶ء)

جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امتحان دینی نصاب بابت سال ۱۳۵۵ ہش (۱۹۷۶ء) کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی تصنیف "ختم نبوت کی حقیقت" کا نصف آخر صفحہ ۱۰۴ یعنی "منفی قسم کی احادیث پر تبصرہ" سے آخر تک کا حصہ مقرر کیا گیا ہے۔ اس دینی نصاب میں انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ۔ لجنہ اماء اللہ کا شریک ہونا لازمی ہے۔ بلکہ اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کو بھی اس امتحان میں حصہ لینا چاہیئے۔

جملہ مبلغینِ کرام۔ صدر صاحبان۔ معلمین وقفِ جدید۔ سیکرٹریان اور انسپکٹران سے اُمید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں اس امتحان کی اہمیت سمجھا کر امیدواران کی فہرست جلد مرکز کو بھجواتے جائیں گے۔

امتحان کی تاریخ مورخہ ۱۲ رتبوک (۱۲ رستمبر ۱۹۷۶ء) بروز اتوار مقرر کی گئی ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

دینی نصاب برائے معلمین وقفِ جدید و مبلغینِ کرام

معلمین و مبلغینِ کرام کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اُن کے دینی نصاب برائے سال ۵۵-۱۳۵۴ ہش (۷۶-۱۹۷۵ء) کا امتحان مورخہ ۲۹ رامان ۱۳۵۵ ہش بمطابق ۲۹ رمارچ ۱۹۷۶ء بروز اتوار ہوگا۔ امتحان میں "شہادۃ القرآن" تالیف سیدنا حضرت امام مہدی علیہ السلام مقرر کی گئی ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

وقفِ عارضی کی اہمیّت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:-

"جو منصوبہ مَیں نے اس وقت جماعت کے سامنے بڑے مختصر الفاظ میں پیش کیا ہے وہ تربیتی میدان کا منصوبہ ہے۔ ہمیں اس پر عمل کر کے سب جماعتوں اور سارے احمدیوں کو تدبیر اور دُعا کے ذریعہ سے چُست کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ وماتوفیقی الّا باللہ"۔

(خطبہ جمعہ الفضل ۲۲ رمارچ ۱۹۶۶ء)

بھارت کی احمدیہ جماعتوں کے احباب کو چاہیئے کہ اس نہایت نیک کام کے لئے اپنے اوقات میں سے صرف دو ہفتے کا عرصہ وقف فرمائیں اور اپنے نام بتوسط صدر صاحبان۔ مبلغینِ کرام یا براہِ راست مرکز روانہ کریں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواستِ دُعا

خاکسار کے والدِ محترم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش کے بائیں پاؤں میں کیل لگ جانے کے باعث پہلے معمولی زخم تھا۔ لیکن انہیں شوگر کا عارضہ ہونے کے باعث زخم مندمل نہیں ہو رہا۔ احبابِ جماعت سے محترم والد صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ نیز درازیٔ عمر کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

خاکسار: جاوید اقبال اختر

ہفت روزہ بدر قادیان دین ۱۴۳۵۱۶) مورخہ ۱۵ رجنوری ۱۹۷۶ء رجسٹرڈ نمبر پی / جی ڈی پی ۳